وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

ترجمہ۔ اور ہم نے قرآن کو لوگوں کی نصیحت پکڑنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے

آیات القرآن فی اثبات التوحید

وابطال الشرک بالرحمن

مولفہ احقر العباد محمد غوث سعید کان اللہ لہٗ منتظم دفتر

پرائیویٹ سکرٹری نواب مدار المہام سرکار آصفیہ

مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہوا

سنہ ۱۳۱۶ھ

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

ترجمہ اور ہم نے قرآن کو لوگونکی نصیحت پکڑنیکے لیے آسان کردیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے

آیات القرآن فی اثبات التوحید

وابطال الشرک بالرحمٰن

مولفہ احقر العباد محمد غوث سعید کان اللہ لہ منتظم دفتر

پرائیوٹ سکرٹری نواب مدار المہام سرکار آصفیہ

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہوا

۱۳۱۶ھ

بسم الله الرحمن الرحیم
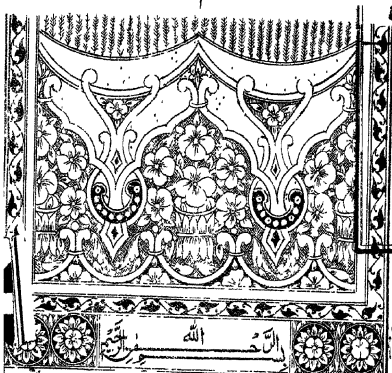
الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله
ولو کره الکافرون والصلوٰة والسلام علی محمد النبی الامی الذی بعث الی کافة الناس
لیخرجهم من الظلمات الی النور باذن ربه ولو کره المشرکون - اما بعد
حقیر محمد غوث ابن غلام محمد سعید مرحوم مدراسی اپنے دینی بھائیون کی خدمت
مین عرض رسا ہے کہ آج کل اردو زبان مین اسلام اور مسلمانون کے متعلق بیسیون رسالے
لکھے جاتے ہین اور ہر ایک مسلمان کی یہ کوشش ہے کہ اسلام کی سچائی کو دلایل عقلی
سے ثابت کرے کئی بزرگوارون نے اس کام مین بہت کچھ کامیابی بھی حاصل کی ہے
اور الحمد للہ جو نادان لوگ اسلام پر بیجا حملے کرتے تھے انکی زبانین بند ہوتی چلی ہین - مجھکو اس مقام
پر مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کا ذکر بالخصوص کرنا ضرور ہے جنھون نے اس زمانہ

غربت اسلام مین مسلمانون پر ایک نہایت عظیم الشان احسان کیا ہے۔ بیشک
بہت سے قوم کے بہی خواہون نے مسلمانون کو انگریزی تعلیم کی تحریص و ترغیب
دیکر اُن کو دنیا کی غربت و مسکنت کی خرابی سے بچانیکی کوشش کی ہے لیکن مولانا ممدوح
موصوف نے اُن کے دین کی حفاظت کو مقدم سمجھکر قرآن مجید کا ترجمہ* اس عمدہ طرح سے
کیا ہے کہ پڑھنے والا تفسیر سے مستغنی ہوجاتا ہے۔ اس مین کوئی شک نہین کہ مسلمانون
نے جو کچھہ دنیوی ترقی کی وہ اسی دین کی بدولت تھی اور جو کچھہ تنزل ہوا اور ہو رہا ہے وہ
اسی دین سے غافل ہونیکی وجہ سے ہے۔ جو شخص قرآن مجید کو غور سے پڑھے اور اُسکے
عمدہ مضامین کو سمجھے اُس مین صرف آخرت ہی کے لحاظ سے نہین بلکہ دنیا کے اعتبار
سے بھی وہ سراسر ہدایت پاویگا۔ اس کلام پاک کے ہر ہر مقام مین تزکیۂ نفس و تہذیب
اخلاق کے متعلق ایسے قواعد بیان کیئے گئے ہین جن سے ذی عقل متاثر ہوتے ہین
اور اُن کے دل اس بات کی گواہی دینے لگتے ہین کہ بلاشبہ کسی انسان کا کلام اس درجہ
اکمل ہو نہین سکتا۔

مجھکو اُس زمانۂ مبارک کی تاریخ اور حالات بیان کرنیکی ضرورت نہین جس مین قرآن مجید
نازل ہوا ہے۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ جب غربت بہت بت پرستی پھیلی ہوئی تھی اور شرک
انتہا درجہ پر پہونچا ہوا تھا یہان تک کہ اہل کتاب بھی اِس بلا مین مبتلا ہو گئے تھے تو اللہ جل شانہ

---

* اِس رسالہ مین جتنی آیتین قرآن شریف کی لکھی گئی ہین اُن کا ترجمہ مولانا نذیر احمد صاحب ہی کے قرآن مترجم سے نقل کیا گیا ہے
لیکن یہان ترجمہ تحت اللفظ نہونے سے جو الفاظ مولانای موصوف نے بغرض صراحت قوس مین لکھے تھے وہ بلا قوس لکھے گئے ہین

نے محض اپنے فضل سے اُنہین لوگون مین ایک پیغمبر کو مبعوث فرمایا جو اپنے بچپن سے
صادق اور امین کے خطاب سے اپنی قوم مین مشہور تہا اور جسکی طرف اوسکی بعثت تک کسی نے
کوئی بری بات منسوب کرنیکی جرائت نہین کی تہی - پیغمبر قبل از بعثت ایک زمانۂ دراز تک اپنی
قوم مین رہا لیکن کسی سے یہ نہین فرمایا کہ مین اللہ کا مرسل ہون - پس جب چالیس سال کے بعد
اِس قسم کا دعوی کیا گیا تو سمجہدار آدمیون کو ایسے شخص کی نسبت جھوٹ کہنے اور خدا پر تہمت
کرنیکا گمان ہو نہین سکتا - اِس دلیل واضح کے علاوہ اُس پیغمبر نے باوجود کسی قسم کی تعلیم نہ
پانیکے جب ایسا کلام پیش کیا جسکے معارضہ سے تحدی پر بھی اُسی قوم کے فصیح و بلیغ عاجز آگئے
تو یہ امر یقینی ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے دعوے مین سچا تہا - اِس کے بعد اقسام کی مخالفتون و
مزاحمتون کے ساتہہ اُس کلام کے اثر اور اُس تعلیم کے نتیجہ کو دیکہنا چاہیے جو آج بہی بہ شہادت
اعدا نہایت عمدہ اور حیرت انگیز سمجہا جاتا ہے -

تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تکلف اور بناوٹ کا اثر انسان اُنہین لوگون پر
ڈال سکتا ہے جن سے زیادہ مخالطت نہو - جن سے زیادہ ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ
اُسکی عادات و اطوار کو پہچان جاتے ہین - جب ہمکو تاریخ سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے دعوی رسالت کو سب سے پہلے آپ ہی کے گھر والون نے قبول فرمایا تو یہ امر یقینی
ہو گیا کہ آپ مخلص تہے اور آپکی سابق کی حالت اِس بعد کے دعوی کی تائید کرتی تہی اسیطرح آدمی
اہل علم پر اگر اپنی تعلیم کا اثر ڈالے تو اُسکا بر سر حق ہونا ثابت ہوتا ہے - پس جبکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی رسالت کو اہل کتاب کے بڑے بڑے علما نے قبول کر لیا تو آپکے دعوی کی

سچائی کے لیے اور کسی شہادت کی ضرورت نہین رہی۔

اس مختصر تمہید کے بعد اب یہ معلوم کرنا ضرور ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کیا تھی۔ مثل انبیائی سابق کے آپنے بھی ایک خدائے لایزال کی پرستش کا حکم فرمایا اور اُسکی عبادت مین اورون کو شریک کرنے سے نہی فرمائی۔ یہی اصل تعلیم تھی اور باقی تمام امور اُسیکے فروع تھے۔ قرآن شریف مین جابجا اس کا ذکر موجود ہے اور ہر ایک مقام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جتنی اُمتین گزر چکین اُنکے رسول بھی توحید کی تاکید اور شرک سے ممانعت کرتے رہے۔ جب کبھی مرور ایام کی وجہ سے اس تعلیم کا اثر مٹنے لگا اور گمراہی پیدا ہوئی تو اللہ جل شانہ نے لوگون کی ہدایت کے لیے ایک رسول کو اُنہین مین سے کھڑا کیا تاکہ وہ اُنکے دین کو درست کرے۔ اسکا سلسلہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام پر ختم ہوا اور آپ کی ذات مبارک پر ایک ایسی کتاب نازل کی گئی جسکے احکام مین بوجہ مکمل ہونیکے کسی قسم کے تغیر کی ضرورت نہین رہی اور جسکے مضامین اور عبارت مین بسبب نہایت فصیح ہونیکے تحریف بشری طاقت سے خارج اور غیر ممکن ہوگئی۔

مین اس مقام پر قرآن مجید کے احکام مکمل ہونے اور اُسکی فصاحت بے مثل ہونیکی دلیل کے لیے ایک آیت کو نقل کرتا ہون جسمین کمال درجہ کے اختصار کے ساتھ وسعت مضمون کی کوئی انتہا نہین پائی جاتی ہے۔ سورۂ نحل مین ارشاد ہوا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ ترجمہ اللہ انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور لوگون کے ساتھ احسان

کرنیکا اور قرابت والون کو مالی امداد دینے کا اور بے حیائی کے کامون اور ناشایستہ حرکتون
اور ایک دوسرے پر زیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ تم کو ایسی ایسی نصیحتین کرتا ہے تاکہ
تم اِن باتون کا خیال رکھو۔ اِس آیت مین انصاف و احسان کا حکم۔ قرابت والون کی امداد۔
بے حیائی کے کامون ناشائستہ حرکتون اور ایک دوسرے پر زیادتی کرنیکی ممانعت ایسے
عمدہ اور مختصر الفاظ مین کی گئی ہے کہ انسانون کے کلام مین اُسکی نظیر نہین ملتی ہے اس آیت
مین جو احکام ہین اُن کا بدرجۂ کمال مفید بنی نوع انسان ہونا بخوبی ذہن نشین اُسوقت ہو سکتا
ہے کہ ایک قطعۂ زمین قرار دیا جاے جہان کے جملہ باشندے اللہ جل شانہ کے باب مین
عدل کرتے ہون یعنی اُسکے خالق حاکم نافع وضار ہونیکی وجہ سے اوسکی عبادت مین کسی کو
شریک نہین کرتے ہون۔ آپسمین احسان کے طریقہ کو مرعی رکھتے ہون۔ غنی اپنے مفلس
قرابت دارون کی امداد کرتے ہون۔ جملہ بے حیائی کے کامون سے دور اور جو حرکات انسان
کے لیے ناشایستہ ہون اُنسے بری رہتے ہون اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرتے ہون
تو کیا ایسے لوگون کے لیے کسی حاکم کی بہی ضرورت ہوگی۔ بالفرض اگر اِس سرزمین مین اِس قسم
کے باشندون پر کوئی حاکم اور بادشاہ بہی ہو اور وہ اپنے اختیارات مین ان امور کا لحاظ رکھے
تو یہان کی رعایا کیسی خوش حال اور بادشاہ کیسا فارغ البال رہیگا اسکو بیان کرنیکی حاجت نہین
پس بنی نوع انسان کے لیے ایسے مفید اور عمدہ احکام سوا اللہ جل شانہ کے جسکا علم کامل اور جو
سارے عالم کے مصالح سے واقف ہے اور کون تجویز کر سکتا ہے۔

قرآن شریف کے احکام کے عمدہ اور مکمل ہونے اور اُنمین کسی قسم کے تغیر و تبدیل کی ضرورت

الی یوم القیامتہ نہ ہونیکے متعلق ایک اور آیت کو مین نقل کرتا ہون جس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ فی الحقیقت اس کتاب کے آسمانی ہونے مین کوئی شک و شبہہ واقع ہو سکتا ہے یا نہین۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مین مشرکین اور اہل کتاب حرام و حلال چیزون مین اقسام کے اختلاف کرتے تھے اور بعض وقت خود اہل کتاب کے دو فرقے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ٹھہرا کر آپکے پاس بغرض تصفیہ آتے تھے۔ اللہ جل شانہ نے سورۂ انعام کے ایک مقام مین انہین اختلافات کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا ہے۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۙ

ترجمہ۔ ای پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ ادہر آؤ مین تمکو وہ چیزین پڑہکر سناؤن جو تمہارے پروردگار نے تمپر حرام کی ہین وہ یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ اور ماباپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچون کو قتل نہ کرو کیونکہ ہم ہی تمکو بہی رزق دیتے ہین اور اُن کو بھی اور بے حیائی کی باتین جو ظاہر ہون اور جو پوشیدہ ہون تو اُن مین سے کسی کے پاس بہی نہ پہٹکنا اور جان جسکے مارنے کو اللہ نے حرام کر دیا ہے اُسکو مار نہ ڈالنا مگر حق پر۔ یہ مین وہ باتین جنکا حکم خدا نے تمکو دیا ہے تاکہ تم دنیا مین رہنے کا طریقہ سمجھو۔ اور یتیم کے مال کے پاس

بھی نہ جانا مگر ایسی طرز پر کہ اسکے حق مین بہتر ہو یہان تک کہ وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہونچے اور انصاف کے ساتھ پوری پوری ماپ کرو اور پوری پوری تول - ہم کسی شخص پر اسکی سمائی سے بڑھکر بوجھ نہین ڈالتے ہین - اور جب بات کہو تو گو اپنا قرابت مند ہی کیون نہ ہو انصاف کا پاس کرو اور اللہ کے ساتھ جو عہد کر چکے ہو اُسکو پورا کرو - یہ ہین وہ باتین جنکا تم کو خدا نے حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

اِس آیت شریف مین جن امور کا حکم ہے وہ یہ ہین - اللہ کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرنا - والدین کے ساتھہ حسن سلوک مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنیکی ممانعت اور یہ تنبیہ کہ تمہاری اور تمہاری اولاد ہر دو کا رزق اللہ کے ذمہ ہے ظاہری اور باطنی بے حیائی کے کامون سے پرہیز کرنیکی تاکید - انسان کی جان کو ہلاک کرنیکی ممانعت الا در صورت قصاص یتیم کا مال کھانیکی ممانعت مگر ایسے طور سے کہ اپنی خدمت سے اُسکو فائدہ پہونچا کر اُسکا صلہ حاصل کرین - ماپ اور تول کو پورا کرنیکی تاکید - ہر ایک امر مین بلا رو و رعایت بات کرنیکا حکم اور اللہ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا جاوے اُسکو پورا کرنیکا حکم - یہ تمام باتین ایسی ہین جنکی پابندی ہر ایک انسان پر دنیا مین بحیثیت انسان زندگی بسر کرنیکے لیے ضرور ہے اور اُسکے حیطہ طاقت سے باہر نہین اور اسیواسطے ارشاد ہوا ہے کہ کسی کی طاقت سے زیادہ اُسپر بوجھہ نہین ڈالا جاتا ہے -

یہی احکام کسی قدر زیادتی اور تفصیل کے ساتھہ سورہ بنی اسرائیل کے ایک مقام مین بیان کیے گئے ہین - مین اُس آیت کو بھی یہان نقل کرتا ہون - چونکہ قرآن شریف کے صرف مضامین ہی نہین بلکہ عبارت بھی معجز ہے ایک ہی مضمون کی آیت کو مکرر لکھنا خالی از حلاوت نہین ہے - وَقَضیٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ

اَخْرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ **ترجمہ**۔ اور تمہارے پروردگار نے حکم قطعی
دیدیا ہے کہ لوگو اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے
پیش آنا۔ ای مخاطب اگر والدین مین کا ایک یا دونون تیرے سامنے بڑھاپے کو پہونچین
تو اُن کے آگے ہون بہی نہ کرنا اور نہ اُن کو جھڑکنا اور اُن سے کچھ کہنا سننا ہو تو ادب
کے ساتھ کہنا سننا اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُن کے آگے جھکائے رکھنا اور اُنکے
حق مین دعا کرتے رہنا کہ ای میرے پروردگار جسطرح انہون نے مجھے چھوٹے سے کو
پالا ہے اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہین اسی طرح تو بہی ان پر اپنا رحم کیجیو۔ لوگو تمہارے
دل کی بات کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم حقیقت مین سعادتمند ہو اور تم سے
ماباپ کے حق مین کوئی فروگزاشت بہی ہوگئی ہوگی تو وہ تم کو معاف کر دیگا کیونکہ وہ رجوع
کرنے والون کی خطاؤن کو بخشنے والا ہے۔ اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر ہر ایک کو اسکا حق
پہونچاتے رہو اور دولت کو بیجا مت اُڑاؤ کیونکہ دولت کے بیجا اُڑانے والے شیطانون
کے بہائی ہین اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اور اگر تمکو اپنے پروردگار کے
فضل کے انتظار مین جسکی تم کو توقع ہو مجبوری ان غربا سے منہ پہیرنا پڑے تو نرمی سے اُنکو
سمجھا دو۔ اور اپنا ہاتھہ نہ تو اتنا سکیڑو کہ گویا گردن مین بندھا ہے اور نہ بالکل اسکو پہیلا ہی دو
ایسا کروگے تو تم ایسے بیٹھے رہ جاؤ گے کہ لوگ تم کو ملامت بہی کرین گے اور تم تہی دست
بہی ہوگے۔ ای پیغمبر تمہارا پروردگار جسکی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جسکی روزی چاہتا ہے نپی تُلی کر دیتا ہے
اور وہ اپنے بندون کے حال سے باخبر اور انکی ضرورتونکا دیکہنے والا ہے۔ اور افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو

قتل نہ کروانکو اور تم کو ہم روزی دیتے ہین اولاد کا مارنا بڑا بھاری گناہ ہے اور زنا کے پاس ہو کر بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُرا چلن ہے اور کسی کی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص ظلم سے مارا جاے تو ہم نے اُسکے والی وارث کو قاتل سے قصاص لینے کا اختیار دیا ہے تو اسکو چاہیے خون کا بدلہ لینے مین زیادتی نہ کرے کیونکہ واجبی بدلہ لینے ہی مین اسکی جیت ہے - اور جب تک یتیم اپنی جوانی کو نہ پہونچ لے اسکے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسی طرح پر کہ یتیم کے حق مین بہتر ہو اور عہد کو پورا کیا کرو کیونکہ قیامت مین عہد کی بازپرس ہوگی - اور جب ماپ کر دو تو پیمانہ کو پورا بھر دیا کرو اور تول کر دینا ہو تو ڈنڈی سیدھی رکھکر تولا کرو معاملہ کا یہ بہتر طریق ہے اور اسکا انجام بھی اچھا ہے - اور اے مخاطب جس بات کا تجھکو علم الیقینی نہین اٹکل پچو اسکے پیچھے نہ ہو لیا کر کیونکہ کان اور آنکھہ اور دل ان سب سے قیامت کے دن پوچھہ گچھہ ہوتی ہے - اور زمین مین اکڑ کر نہ چلا کر کیونکہ اس دھماکے کے ساتھہ چلنے سے تو زمین کو تو پھاڑ نہین سکیگا اور نہ تنکر چلنے سے پہاڑون کی لمبائی کو پہونچ سکیگا - اے پیغمبر ان سب باتون مین جو بری ہین سب ہی تو تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہین اور یہ باتین بھی ان عقل و دانش کی باتون مین سے ہین جنکو تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف وحی کیا ہے - اور خدا کے ساتھہ کوئی اور معبود نہ بنانا ورنہ تم ملزم اور راندۂ درگاہ بنا کر جہنم مین جھونک دیے جاؤگے -

اِس آیت مین بھی سب سے پہلے اللہ کی عبادت مین کسی کو شریک نہ کرنیکا حکم ہے کیونکہ ساری نیکیون کی بنیاد یہی ہے ورنہ جو شخص بلا دلیل سوا اللہ کے اپنے لیے اور معبود تجویز

روشن ہے کیونکہ جو شخص اپنی عورت کو چھوڑ کر غیر کی عورت کی طرف مائل ہو تو گویا اُسکی عورت کو یہ تعلیم دیتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر غیر کے شوہر سے رشتۂ الفت جوڑے ۔
اِس آیت مین بہی کسی کو بیجا قتل کرنیکی ممانعت کی گئی ہے اور دنیا ہی مین جو برا نتیجہ اُس سے مترتب ہوتا ہے وہ بیان کیا گیا ہے۔ یعنی قاتل سے مقتول کے ورثاء کو قصاص لینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ ساتہہ ہی مقتول کے لوگون کو یہ بہی جتا دیا گیا ہے کہ قاتل کی اِس بیجا حرکت سے اُنکو جو غلبہ ہوا ہے اُسکو ناجایز طور پر استعمال نہ کرین۔✲ یتیم کا مال کہانیکی ممانعت اور اللہ کے ساتہہ جو عہد کیے جاوین اُنکو پورا کرنیکا حکم اِس آیت مین بہی موجود ہے۔ ماپ پوری کرنے اور سیدہی ڈنڈہی سے تولنے کی تاکید بہی کی گئی ہے اور یہ سمجہایا گیا ہے کہ حسن معاملہ کے لیے اِس شرط کا ملحوظ رکہنا ضرور ہے اور اسکا نتیجہ بہی اچھا ہے۔ جس بات کا علم یقینی طور پر نہ ہو اُس مین ذہنی منصوبون کے گھڑنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ عجب و نخوت کی مذمت اِس عمدہ طرز سے کی گئی ہے کہ آدمی کو اس کی بُرائی کے تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہین ہے یعنی جو لوگ زمین مین اکڑ کر چلتے ہین اُنسے کہا گیا ہے کہ تمہاری اس قسم کی رفتار سے نہ تو زمین کو تم پہاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑون کی لمبائی کو پہونچ سکتے ہو پہر اِس فضول حرکت سے فایدہ ہی کیا ہے۔ آخر مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہ غرض تعلیم امت یہ جتلایا گیا ہے کہ یہ تمام عقل و دانش کی باتین اللہ نے تمہاری طرف وحی کی ہین پس خدا کے سوا کسی کو معبود نہ بنانا اور جو شخص اِس الزام مین گرفتار ہوگا وہ جہنم مین جہونک دیا جاویگا۔

✲ یعنی قاتل کے عوض اُسکی قوم کے سردار کو نہ مارین نہ اُسکو جلا کر یا اور بُری طرح سے قتل کرے جو اُسکے ورثاء مین اشتعال کا باعث ہو۔ تفسیر حقانی

اِن احکام کے صادر ہونیکے بعد اگر کوئی شخص بہ تقاضای بشری کسی گناہ کا مرتکب ہو تو اُس سے پاک ہونیکا جو طریقہ اسلام مین بتلایا گیا ہے وہ بھی اس قدر فطرت کے مطابق ہے کہ آدمی بلا غور و تامل اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ بلاشبہہ یہ دین اُسی خداے واحد کا تعلیم کیا ہوا ہے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ چنانچہ سورۂ آلِ عمران مین ارشاد ہوا ہے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ ترجمہ۔ جب کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہین یا کوئی اور بیجا بات کر کے اپنا یعنی اپنے دین کا کچھ نقصان کر لیتے ہین تو خدا کو یاد کر کے اپنے گناہون کی معافی مانگنے لگتے ہین۔ اور خدا کے سوا بندون کے گناہون کا معاف کرنے والا اور ہے بھی کون۔ اور کوئی بیجا بات کر بھی بیٹھتے ہین تو دیدہ و دانستہ اسپر اصرار نہین کرتے۔ یہی لوگ ہین جنکا بدلہ اُنکے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے اور مغفرت کے علاوہ بہشت کے باغ جنکے تلے نہرین پڑی بہ رہی ہونگی کہ وہ انمین ہمیشہ ہمیشہ رہین گے اور نیک کام کرنے والون کے بھی کیسے کچھ اجر ہین۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ بہ تقاضائے بشری کسی سے اگر کوئی بُرا کام سرزد ہو تو اُس سے پاک ہونیکے لئے خدا کو یاد کر کے معافی کا چاہنا کافی ہے کیونکہ اللہ جل شانہ جو نہایت رحم والا ہے فرماتا ہے کہ بندون کے گناہون کو معاف کرنیکے لیئے اُسکے سوا اور کون ہے۔ لیکن

معافی کا چاہنا اس قسم کا ہو کہ دیدہ و دانستہ اُس گناہ پر اصرار نہ کرین - ایسے نیکو کارون کے
لیے اللہ جل شانہ اپنی مغفرة کی بشارة دیتا ہے اور ساتھ ہی ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے بہشت
کے ایسے باغ کی جنکے تلے نہرین پڑی بہ رہی ہونگی - اور اس اجر کی تحسین بھی خود ہی فرماتا ہے
تاکہ ایمان والون کو اُسمین کسیطرح کا شبہہ نہ رہے -

چونکہ اِس مختصر رسالہ مین مجھکو جمیع احکام مذہب اسلام سے بحث کرنا مقصود نہین ہے
اور میری اصلی غرض صرف یہی بتلانا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے بھی مثل انبیاے
سابق کے ایک خداے واحد کی عبادت کی تاکید اور شرک سے سخت ممانعت فرمائی ہے لہذا
مین اب اُن بیشمار آیتون مین سے چند آیات کو نقل کرتا ہون جن سے یہ ثابت ہوجاویگا کہ
آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام سے پہلے جس قدر انبیا گزرے ہین اُنہون نے بالاتفاق
اپنے اپنے وقت کی امتون کو توحید کی تعلیم اور شرک سے سخت ممانعت کی ہے - آنحضرت
علیہ الصلوٰة والسلام نے بھی اس اہم مسئلہ کو اسقدر عمدگی اور صراحت کے ساتھہ بیان فرمایا
ہے کہ اُسکی نظیر پہلی کتب سماوی مین نہین ملتی ہے اگرچہ سارا قرآن ہمکو آنحضرت علیہ الصلوٰة
والسلام کے توسط سے پہونچا ہے لیکن مین بہ لحاظ الفاظ تعلیم توحید کے متعلق آیات کو تین
قسمون پر منقسم کرتا ہون تاکہ اِس ترتیب سے مضمون کے سمجھنے مین آسانی ہو -

اول وہ آیتین جن مین خود اللہ جل شانہ نے شرک کی مذمت اور توحید کی تعریف فرمائی ہے
دوم وہ آیتین جن مین سابق کے انبیا علیہم السلام کی تعلیم کا ذکر ہے -
سوم وہ آیتین جن مین آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام کے ذریعہ سے تفہیم کی گئی ہے -

آج کل کیا بلکہ ایک زمانۂ دراز سے اہل اسلام کے جو عقاید اس باب مین ہین مجھکو انکے
متعلق اس رسالہ مین کوئی فیصلہ کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ ناظرین خود ان آیات سے
بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ اسلام کی اصل تعلیم کیا تھی اور اب اکثر اہل اسلام کے عقاید کیا ہین
جبکہ قرآن کی تعلیم اور موجودہ عقاید مین مخالفت صریح ثابت ہوجائے تو اس امر کا
تصفیہ کرنا ہی میرے ذمہ نہین ہے کہ مسلمانون کو ہونیکے لیے کون سے عقاید اختیار کرنے چاہیئن

قسم اول یعنی وہ آیتین جن مین خود اللہ جل شانہ نے توحید کی تعریف اور شرک کی مذمت فرمائی ہی

سورۂ مومن مین ارشاد ہوا ہے۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

ترجمہ۔ اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہہ اور آسمان
کو چھت بنایا ہی اور اسنے تمہاری صورتین بنائی ہین اور صورتین بھی بنائین تو اچھی۔ اور عمدہ عمدہ چیزین
تمھین کھانے کو دین ۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے سو اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے کہ وہ
تمام جہان کا پالنے والا ہے ۔ وہی ہمیشہ زندہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہین تو خالص

اسی کی غیر ساتہ داری مد نظر رکھکر اسکی عبادت کرو۔ سب تعریفین خدا ہی کو سزاوار ہین جو سارے
جہان کا پالنے والا ہے۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ جبکہ میرے پاس میرے
پروردگار کی طرف سے صاف اور واضح دلیلین آچکی ہین تو مجھکو اُن معبودون کی پرستش کی
مناہی ہے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ اللہ رب العالمین کا فرمانبردار
ہوکر رہون -

اس آیت مین زمین اور آسمان کی پیدائش پھر انسان کی خلقت اور وہ بھی عمدہ سی عمدہ
ساخت مین اور پھر اُسکے لیے رزق کا جو سامان مہیا کیا گیا اُسکا مجمل ذکر فرماکر اللہ جل شانہ
نے اپنی ذات بابرکت کا پروردگار عالم ہونا ثابت فرمایا ہے اور پھر ارشاد فرمایا ہے کہ وہ
چونکہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اُسکے سوا اور کسی مین معبود ہونیکی صلاحیت ہی نہین ہے تو
چاہیے کہ اُسی کی عبادت کی جائے۔ اِسکے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے
کہ مشرکین اللہ کے سوا جن معبودون کی پرستش کرتے ہین اُنسے اپنی برأت ظاہر فرماوین
کیونکہ جب اللہ جل شانہ کے پاس سے اُسکے معبود اور پروردگار عالم ہونیکے متعلق واضح
دلیلین آچکیں تو باطل کی پیروی ہو نہین سکتی۔ یہی مضمون نہایت تفصیل کے ساتھ سورۂ
نحل کے ایک مقام مین اسطرح بیان ہوا ہے۔ هُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ
مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ۝ يُنۡۢبِتُ لَـكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ
وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝
وَسَخَّرَ لَـكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا
طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّ
سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ
كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ○ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○ **ترجمہ** وہی قادر مطلق ہے جس نے
آسمان سے پانی برسایا جسمین سے کچھہ تمہارے پینے کا ہے اور کچھہ ایسا ہے کہ اُس سے
درخت پرورش پاتے ہین جنہین تم اپنے مویشیون کو چراتے ہو۔ اِسی پانی سے خدا تمہارے
لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ سوچ سمجھہ کو
کام مین لاتے ہین اُنکے لیے اسمین قدرت خدا کی ایک بڑی نشانی ہے۔ اور اسی نے رات
اور دن اور سورج اور چاند کو ایک اعتبار سے تمہارا تابع کر رکھا ہے اور اسی طرح ستارے
بھی اُسی کے حکم سے تمہارے تابع فرمان ہین۔ جو لوگ عقل رکھتے ہین اُنکے لیے ان چیزون
مین قدرت خدا کی بہتیری ہی نشانیان ہین۔ اور بہت سی چیزین جو تمہارے فائدے کے

لیے روی زمین مین پیدا کر رکہی ہین اور انکی مختلف رنگتین ہین اُن مین بہی ان لوگون کے
لیے جو غور و فکر کو کام مین لاتے ہین قدرت خدا کی بڑی نشانی موجود ہے - اور وہی
قادر مطلق ہے جس نے ایک اعتبار سے دریا کو تمہارا مطیع کر دیا ہے تاکہ اُسمین سے
تم مچہلیان نکالکر ان کا تازہ تازہ گوشت کہاؤ اور نیز اُسمین سے زیور کی چیزین یعنی
جواہرات نکالو جن کو تم لوگ پہنتے ہو - اور ای مخاطب تو کشتیون کو دیکہتا ہے کہ پانی
کو پہاڑتی ہوئی دریا مین چلی جارہی ہین - اور دریا کو اس لیے بہی تمہارا مطیع کیا ہے
تاکہ تم لوگ خدا کا فضل یعنی تجارت کے فائدے تلاش کرو اور تاکہ آخر کار ان سب
منفعتون پر نظر کر کے خدا کا شکر کرو - اور اسی نے بہاری بوجہل پہاڑ زمین مین گاڑے
تاکہ زمین تمہین لیکر کسی اور طرف نہ جہکنے پائے اور اسی نے ندیان اور رستے بنائے
تاکہ تم اپنی منزل مقصود کو پہونچو - اور مسافرون کے لیے اور بہی بہت نشانیان قرار دین
کہ انکے ذریعے سے رستے کی شناخت کرین اور لوگ ستارون سے بہی راہ معلوم کرتے
ہین - تو کیا جو خدا اتنی مخلوقات پیدا کرے وہ اُن بتون کے برابر ہو گیا جو کچہہ بہی نہین
پیدا کر سکتے - پہر کیا تم اتنی بات بہی نہین سمجہتے - اور اگر خدا کی نعمتون کو گنا چاہو تو اتنی بہت
ہین کہ تم انکو پورا پورا گن نہ سکو - بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے کہ تمہاری ناشکری
پر بہی سزا نہین دیتا اور اپنی نعمتین موقوف نہین کرتا - اور جو کچہہ تم چہپاتے ہو اور جو کچہہ
ظاہر کرتے ہو اسد سب کچہہ جانتا ہے - اور خدا کے سوا جن معبودون کو یہ لوگ حاجت روا
سمجہہ کر پکارتے ہین ان کا حال یہ ہے کہ وہ کوئی چیز پیدا نہین کر سکتے بلکہ وہ خود بنائے

جاتے ہین۔ مردے ہین جنہین جان نہین اور اتنی بہی خبر نہین کہ کب قیامت ہوگی اور مردے اُٹہا کہڑے کیے جاوینگے۔ پہر یہ قیامت مین کیا کام آسکتے ہین۔ لوگو تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو جو لوگ روز آخرت کا یقین نہین رکہتے ان کے دل ہی کچہہ اس قسم کے ہین کہ کیسی ہی واجبی بات ہو انکار ہی کیے چلے جاتے ہین اور وہ بڑے مغرور ہین۔

اس آیت کے پہلے حصّہ کے مضمون کو حضرت سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے نہایت مختصر الفاظ مین فارسی زبان مین ادا کیا ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نہ خوری

آفتاب۔ مہتاب سے ستارون سے اور رات دن سے چونکہ ہمارے بہت کام نکلتے ہین اس اعتبار سے یہ چیزین ہمارے تابع قرار دی گئی ہین اسی طرح دریا سے بہی ہم بیشمار فایدے اُٹہاتے ہین۔ ان سب مخلوقات کا ذکر فرما کر اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا ایسے پیدا کرنے والے کو مشرکون نے اپنے قرار دیے ہوے معبودون کے برابر کر دیا جو کچہہ بہی نہین پیدا کر سکتے۔ یہ بڑی ناشکری ہے لیکن چونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اسکی سزا دنیا مین نہین دیتا ہے اور ان نعمتون کو موقوف نہین کرتا ہے۔ آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ لوگو تمہارا معبود وہی خدائے واحد ہے جس نے یہ سب کچہہ تمہارے لیے پیدا کیا اور جن معبودون کو بے سمجہہ لوگ حاجت روا سمجہہ کر پکارتے ہین وہ خود ہی مخلوق ہونے اور کسی چیز کو پیدا کرنیکی قدرت نہین رکہنے کے علاوہ زندہ بہی نہین ہین بلکہ بے جان اور اُنہین یہ بہی خبر نہین ہے کہ قیامت کب ہوگی اور مردے جنہین وہ خود شامل ہین کب

[illegible] ہے کہ جو لوگ اس

دنیا پر مغرور ہین وہ آخرت کا یقین نہین رکھتے ہین اور یہی سبب ہے کہ واجبی باتون سے بھی انکار کیے چلے جاتے ہین۔ اس آیت مین ایک بہت بڑی بات قابل لحاظ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی ہر ایک نعمت کے ذکر کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ ○ یعنی اُن لوگون کے لیے جو غور و فکر کو کام مین لاتے ہین اور عقل رکھتے ہین اِن سب چیزون مین خدا کی قدرت کی بہتیری نشانیان موجود ہین۔ پس اسلام اسکی ہدایت کرتا ہے کہ انسان صرف دنیوی امور ہی مین نہین بلکہ اپنے دین مین بھی غور و فکر اور عقل سے کام لے۔

سورۂ بقر مین ایک جگہ ارشاد ہوا ہے۔ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ **ترجمہ**۔ اور لوگو تمہارا معبود تو وہی خدا ے واحد ہے اسکے سوا کوئی معبود نہین بڑا رحم کرنیوالا مہربان ہے۔ بے شک آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے مین اور رات اور دن کے اول بدل مین اور جہازون مین جو لوگو نکے فایدے

کی چیزین یعنی مال تجارت سمندر مین لیکر چلتے ہین اور مینہ مین جسکو اللہ آسمان سے برساتا
پھر اسکے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرے یعنی افتادہ ہوے پیچھے پھر زندہ یعنی شاداب
کرتا ہے اور ہر قسم کے جانورون مین جو روے زمین پر پھیلا رکھے ہین اور ہواؤن کے
ادہر سے اُدہر اور اُدہر سے ادہر پھیرنے مین اور بادلون مین جو خدا کے حکم سے آسمان
و زمین کے درمیان گھرے رہتے ہین۔ غرض ان سب چیزون مین اُن لوگون کے
لیے جو عقل رکھتے ہین قدرت خدا کی بہتیری نشانیان موجود ہین ۔

اِس آیت مین بھی آسمان و زمین کی مختلف چیزون کو بیان کر کے خدا نے انہین
مشاہدات سے اپنی توحید پر استدلال فرمایا ہے اور آخر مین یہ ارشاد ہوا ہے کہ جو لوگ
عقل رکھتے ہین اُنکے لیے اِن چیزون مین خدا کی قدرت کی نشانیان موجود ہین کیونکہ یہ تمام چیزین
ایسی ہین کہ انسان کو اُسمین کسیطرح کا دخل نہین ہے آسمان و زمین کو پیدا کرنا تو درکنار اُسکو
چھوڑ کر انسان اور کسی مقام کو جا نہین سکتا ۔ رات اور دن کو بدلنا تو ایک طرف اُسمین کسیطرح
کی تقدیم و تاخیر تک نہین کر سکتا ۔ سمندر مین انسان کی عاجزی اُسوقت ظاہر ہو جاتی ہے
کہ جہاز کو ہوا کے جھونکے لگنے شروع ہوتے ہین اور لہرین ہر طرف سے اسپر چڑہی چلی
آتی ہین ۔ بارش کے متعلق انسان کا بیبس ہونا امساک باران کے وقت معلوم ہو جاتا
ہے کیونکہ جس زمین سے پانی کی موجودگی مین وہ اپنی غذا نکالتا ہے وہی زمین پانی نہ ہونے
سے افتادہ ہو جاتی ہے اور جب تک اللہ اپنے فضل سے ہواؤن کو پھیر کر بادل نہ لانے
پانی نہین برستا اور زمین شاداب نہین ہوتی ۔ یہی وہ باتین ہین جنہین خدا کی قدرت کی

نشانیان موجود ہین لیکن اُن کو وہی لوگ دیکھتے ہین جنکو عقل ہے۔ جو لوگ عقل نہین رکھتے
ہین اور اللہ جل شانہ کے ساتھہ شرک کرتے ہین اُن کی تنبیہ کے لیے سورہ روم کے ایک
مقام مین یہ ارشاد ہوا ہے۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ط
هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
ترجمہ۔ لوگو اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے تمکو پیدا کیا پھر تمکو روزی دی پھر وہی تم کو
مارتا ہے پھر وہی تمکو جلائے گا۔ بھلا تمہارے ٹھہرائے ہوے شریکون مین کوئی ہے
جو اِن کامون مین سے کچھہ بھی کر سکے۔ جیسے جیسے یہ لوگ شرک کرتے ہین خدا کی ذات
اُس سے پاک اور بالاتر ہے۔

جبکہ ان لاجواب دلایل کو سنکر مشرک اپنے افعال کی یہ تاویل کرنے لگے کہ اُن کے
معبود حقیقت مین خدا نہین ہین لیکن خدا کے پاس اُنکے سفارشی ہین تو اللہ جل شانہ نے
اسکی تردید سورہ یونس کے ایک مقام مین اسطرح فرمائی ہے۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ
اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ **ترجمہ** اور مشرکین خدا کے سوا ایسی چیزون کی پرستش کرتے
ہین جو نہ تو ان کو نقصان ہی پہونچا سکتے ہین اور نہ ان کو فائدہ ہی پہونچا سکتے ہین۔ اور
کہتے ہین کہ ہمارے یہ معبود اللہ کے ہان ہمارے سفارشی ہین۔ ای پیغمبر ان لوگون سے
کہو کیا تم اللہ کو ایسی چیز کے ہونے کی خبر دیتے ہو جسکو وہ نہ تو کہین آسمانون مین پاتا ہے

اور نہ کہین زمین مین ۔ وہ ان لوگون کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے ۔

اِس آیت مین پہلے ہی جتلا دیا گیا ہے کہ خدا کے سوا جنکی پرستش کی جاتی ہے اُن مین یہ طاقت ہی نہین ہے کہ غیر کو کچھہ نقصان یا فائدہ پہونچا سکین ۔ پہر مشرکین کے اِس قول کی ھٰؤلاء شفعاءنا عند اللہ اسطرح تردید کی گئی ہے کہ آسمان و زمین مین کوئی ایسا نہین ہے جو اللہ کے خلاف مرضی کسیکی سفارش کرے کیونکہ اس قسم کی سفارش قبول کرنے مین اُسکی عاجزی اور سفارش کرنے والے کا دباؤ ثابت ہوتا ہے حالانکہ اس عیب سے اللہ کی بے نیاز ذات پاک اور مبرّیٰ ہے ۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے سورۂ نحل کی ایک آیت پر جو ذیل مین لکھی جاتی ہے یہ فایدہ تحریر فرمایا ہے کہ مشرکین شرک کی یہ تاویلین کیا کرتے تھے اور اب بہی کرتے ہین کہ جسطرح بادشاہون کے ہان با اختیار وزیر اور کار پرداز ہوتے ہین اسیطرح خدا کی سرکار مین انکے دوسرے معبود ہین ۔ خدا تعالیٰ نے انکے اس خیال کو باطل ٹھہرا دیا کہ تم کو مثال دینے کا سلیقہ نہین تمہاری مثالین بے تکی مثالین ہین خدا لوگون کے حال سے واقف ہے اور تم نبی آدم واقف نہین ہو اسی ناواقفیت کی وجہ سے تم مین جو بادشاہ ہوتے ہین ان کو مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور حاجتمندون کو بہی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی انکا سفارشی ہو اور ان کو خبر پہونچائے لیکن خدا جو خود دانا و بینا ہے وہ بغیر واسطے کے سنتا اور تمہارا سب حال جانتا ہے ۔ چنانچہ اللہ جل شانہ نے خود دو مثالین بیان فرمائی ہین جو نہایت موزون اور چسپان ہین ۔

سورہ نحل - وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ **ترجمہ** - اور خدا کے سوا اُن معبودون کی پرستش کرتے ہین جو آسمان و زمین سے اُن کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہین رکھتے اور نہ ایسے اختیار پر دسترس پا سکتے ہین - تو دنیا کے بادشاہون کے قیاس پر خدا کے لیے مثالین تصنیف نہ کرو - ٹھیک مثال کا دینا اللہ کو معلوم ہے اور تم کو معلوم نہین ایک مثال خدا بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملک جو کسی بات کا اختیار نہین رکھتا اور ایک دوسرا شخص ہے خود مختار جسکو ہم نے اپنی سرکار سے اچھی معقول روزی دے رکھی ہے تو وہ اسمین سے چھپ چھپاتے اور کھلے خزانے جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے - کیا ایسے دو شخص برابر ہو سکتے ہین - یہ مثال سنکر مشرکین خود بول اُٹھین گے کہ نہین برابر ہو سکتے تو اے پیغمبر تم ان سے کہو الحمد للہ - مگر ان لوگون کا حال یہ ہے کہ ان مین بہتیرے نہین سمجھتے - اور خدا ایک دوسری مثال دیتا ہے

کہ دو آدمی ہیں ان میں کا ایک گونگا اور گونگا ہونے کے علاوہ پرایا غلام کہ خود کچھ نہیں
کر سکتا اور گونگے ہونے کی وجہ سے وہ اپنے آقا کا بار خاطر بھی ہے کہ جہاں کہیں اس کو
بھیجے اس سے کچھ بھی ٹھیک نہیں بن آتا۔ کیا ایسا غلام اور وہ شخص دونوں برابر ہو سکتے ہیں
جو لوگوں کو حد اعتدال پر قایم رہنے کو کہتا اور خود بھی اعتدال یعنی انصاف کے سیدھے
رستے پر قایم ہے۔

اس آیت کی تحت میں مولانا **ابو محمد عبدالحق** صاحب مصنف تفسیر حقانی نے
تحریر فرمایا ہے کہ مشرکین دو قسم کے تھے بلکہ اب بھی ہیں۔ ایک وہ جو پتھریا اور چیزوں
کی مورتوں کو پوجتے تھے ان کے ان معبودوں کو مثال اخیر میں ذکر کیا اور ایک وہ جو
بزرگوں کو پوجتے تھے ان کے لیے مثال اول ہے۔

سورۂ حج میں بھی اللہ جل شانہ نے ایک مثال دی ہے جس سے اللہ کے سوا جنکی
پرستش کی جاتی ہے انکا عاجز اور بے اختیار ہونا ثابت کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا
ہے۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ
شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ
حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ○ **ترجمہ**۔ لوگو ایک مثال بیان کی جاتی
ہے تو اسکو کان لگا کر سنو کہ خدا کے سوا جن معبودوں کو تم لوگ پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی
پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ اس کے پیدا کرنیکے لیے سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے

کچھہ چھین لے جائے تو اسکو اُس سے چھڑا نہین سکتے۔ کیسے ہی بودے یہ بت پرست
ہین جو ایسے عاجز اور بے اختیار معبود اپنے لیے ٹھہرا رکہے ہین۔ اِن لوگون نے خدا
کی جیسی قدر جاننی چاہیے تہی جانی ہی نہین ورنہ اللہ تو بڑا زبردست سب پر غالب ہے۔

اِس آیت مین یہ بتلایا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی ایسا نہین ہے جو اُسکی بیشمار
خلقت مین سے ایک مکہی کو بہی پیدا کرسکے۔ مکہی کا پیدا کرنا تو ایک طرف اگر کہی انسان
سے کوئی چیز چھین لے جائے تو انسان کو اتنی بہی قدرت نہین ہے کہ اُسکو مکہی سے
چھڑا سکے۔ یہ ایک معمولی کیفیت ہے جو انسان کو ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے یعنی انسان
کی غذا پر مکہی بیٹھتی ہے اور اُس سے اپنا حصہ چھین لے جاتی ہے لیکن انسان اُس کو
مکہی سے چھڑا نہین سکتا ہے اِس مثال کے بعد ارشاد ہوا ہے کہ مشرکین بے سمجہی سے
خدا کی قدرت اور غلبہ کی قدر نہین کرتے ہین۔

چنانچہ بغرض تفہیم مزید اللہ جل شانہ نے سورۂ عنکبوت مین اور ایک مثال دی ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ
بَيْتًا ؕ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ۔ جن لوگون نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکہے ہین اُن کی مثال مکڑی
کی سی ہے کہ اس نے بہی اپنے زعم مین گھر بنایا اور کچہہ شک نہین کہ گھرون مین بودے سے بودا
مکڑی کا گھر ہے۔ ای کاش یہ لوگ اتنی بات سمجہتے۔

اِس آیت مین مشرکین کی نادانی ظاہر کی گئی ہے کہ انہون نے اللہ کے سوا اورون کو

عنکبوت ع ۵

جو معبود بنا رکھا ہے اس خیال سے کہ وہ اُنکے کام آوینگے اُنکی مثال مکڑی کی سی ہے کہ اس نے بھی اپنے زعم میں ایک گھر پناہ کے لیے بنایا ہے حالانکہ مکڑی کا گھر بودیسی بوداہی۔
سورۂ روم کے ایک مقام مین اللہ جل شانہ نے شرک سے اپنی کمال درجہ کی ناراضامندی ظاہر فرمانیکے لیے یہ مثال دی ہے۔ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ ترجمہ وہ تمہارے سمجھنے کے لیے تم ہی مین کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ جن غلامون کے تم مالک ہو ان مین سے اُس روزی مین جو ہم نے تم کو دے رکھی ہے کوئی اور بھی تمہارے شریک ہین اور تم اور وہ اُس روزی مین برابر کا حق رکھتے اور تم اُنکی ویسی ہی پروا کرتے ہو جیسی کہ تم اپنی پروا کرتے ہو۔ جو لوگ عقل رکھتے ہین اُن کے لیے ہم اپنی آیتون کو اسیطرح کھول کھولکر بیان کرتے ہین۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے اس آیت پر یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے "مطلب یہ ہے کہ جب تم لوگ اپنے غلامون کو اپنی برابری مین نہین لیتے حالانکہ وہ تمہاری اتنی ہی بات کے کنوندے ہین کہ تم نے ان کو مول لیا ہے۔ اِس پر بھی نہ تم اپنی جیسی انکو خوراک دیتے ہو نہ اپنی جیسی ان کی پرداخت کرتے غرض کسیطرح پر تم اپنی برابری کے درجے مین نہین لیتے تو خدا اپنی مخلوقات کو اپنا شریک کیون پسند کرنے لگا جو اُسکے مقابلے مین غلامون سے بھی گئے گزرے ہین"
اللہ اور اسکی مخلوق مین صاحب اور غلام کی نسبت بھی ٹھیک نہین ہوسکتی کیونکہ صاحب

اور غلام ہمجنس ہین۔ صاحب کا کسی وقت غلام ہوجانا اور غلام کا صاحب ہوجانا ممکن ہے اسی بنا پر مولانا **نذیر احمد** صاحب نے لکھا ہے کہ خدا کے مقابلے مین اس کے مخلوقات غلام سے بھی گئے گزرے ہین۔

اِس آیت مین صاحب اور غلام کی جو مثال دی گئی ہے اسکو ہم اپنے زمانہ کے آقا و خادم پر خیال کر سکتے ہین۔ ہم اپنے خادمون کو اپنے برابر سمجھنا اور اپنے نفوس کی سی انکی پرداخت کرنی تو ایک طرف بلکہ ہم انکو اپنے مقابلہ مین حقیر و ذلیل سمجھتے ہین آقا و خادم کا کیا ذکر ہے ایک فاتح قوم کے افراد اپنی مفتوح قوم کے افراد کو گو وہ اُن سے زیادہ ہوشیار اور لایق ہی کیون نہ ہون اپنے برابر نہین سمجھتے ہین پھر خدا تعالیٰ جو ساری جہان کا مالک اور بادشاہ ہے اور کل مخلوقات ہمیشہ اسکے قابو مین ہین ان کا اپنے ساتھ شریک کیسے جانا کیونکر پسند فرما سکتا ہے۔

اِن دلایل واضح کے علاوہ اللہ جل شانہ نے سورۂ انبیا کے ایک مقام مین اور ایک نہایت قوی اور معقول دلیل مشرکین کے شرک کے ابطال مین بیان فرمائی ہے جس کو سننے کے بعد معمولی سمجھ والے آدمی کو بھی حق کے قبول کرنے مین کوئی عذر ہو نہین سکتا اِلّا یہ کہ عمداً گریز کیا جاے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ○ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ هَٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ ۖ فَهُمْ مُعْرِضُونَ ○

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝

ترجمہ اگر زمین وآسمان مین خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین وآسمان دونون کبھی کے برباد ہوگیے ہوتے تو جیسی جیسی باتین یہ لوگ بناتے ہین اللہ جو عرش کا مالک ہے وہ توان عیبون اور نقصان سے پاک ہے۔ جو کچھہ وہ کرتا ہے اسکی بازپرس اس سے نہین کی جاسکتی اور ہان لوگون سے ان کے کیے کی بازپرس ہونی ہے۔ کیا لوگون نے خدا کے سوا دوسرے دوسرے معبود بنا رکھے ہین اے پیغمبر تم ان لوگون سے کہو کہ اپنی دلیل تو پیش کرو۔ جو لوگ میرے ساتھہ ہین ان کی کتاب یعنی قرآن اور جو مجھسے پہلے ہوچکے ہین ان کی کتابین توراۃ وانجیل وغیرہ موجود ہین ان مین دوسرے معبودون کی سند دکہادو۔ بات یہ ہے کہ ان مین سے اکثر تو حق بات کو جانتے ہی نہین تو جب حق کا ذکر آتا ہے تو یہ لوگ منہ پہیر لیتے ہین اور اے پیغمبر ہمنے تمسے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اسپر ہم یہی وحی نازل کرتے رہے کہ ہمارے سوا کوئی اور معبود نہین تو ہماری ہی عبادت کرو۔

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ اگر ایک ملک مین دو بادشاہ یا حاکم ہون تو ہر ایک اپنا حکم چلانا چاہیگا اور اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر دو کے اختلاف کی وجہ سے ملک مین انتظام کے عوض بدانتظامی پہیل جاوے گی۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ اگر آسمان وزمین مین اللہ کے سوا اور خدا مشرکین کے زعم کے موافق ہوتے تو یہ تمام آپسمین لڑمرتے اور زمین وآسمان دونون برباد جاتے۔ ان کے انتظام کی درستگی ہی اس امر کی گواہ ہے کہ انکا مدبر ایک خدای واحد ہے جس کے افعال کے متعلق بازپرس کی کسیکو طاقت نہین ہے بلکہ جو افعال دوسرون سے

صادر ہوتے ہین اُن کی باز پرس ہوگی۔ اسکے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرکین سے اُنکے دعوے کی دلیل طلب کرنیکے لیے کہا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھا دینے کا حکم ہوا ہے کہ صرف قرآن ہی مین نہین بلکہ اگلے کتب سماوی یعنی توراۃ وانجیل مین بھی شرک کے لیے کوئی سند نہین ہے جتنے رسول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبل گزر چکے اُنپر اسد جل شانہ نے یہی وحی نازل فرمائی تھی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین لپس اسی ایک کی عبادت کی جاے۔

مشرکین کی تردید کے علاوہ قرآن مجید مین جابجا اہل کتاب کی بھی جو اپنے انبیا علما اور مشایخ کی حد سے زیادہ تعظیم کر کے شرک مین مبتلا ہوگیے تھے تنبیہ کی گئی ہے تاکہ یہ لوگ بھی راہ حق اختیار کرین۔ اِسکا اثر یہ ہوا کہ ان مین سمجھہ دار لوگون نے بلا تامل حق کو قبول کرلیا لیکن ضدی اور سرکش گمراہی مین پڑے رہے۔ اور یہی کیفیت ابتک باقی ہے۔

سورہ نسا مین اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔ يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ○ **ترجمہ**۔ ای اہل کتاب اپنے دین مین حد اعتدال سے

منزل ۲

تجاوز یعنی افراط و تفریط نہ کرو۔ اور خدا کی نسبت حق بات کے سوا ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالو۔ حق بات تو اتنی ہی ہے کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح بس اللہ کے ایک رسول ہین اور خدا کا حکم جو اسنے مریم کی طرف کہلا بہیجا تہا کہ بے شوہر حاملہ ہو جاؤ اور وہ ہوگئین اور وہ ایک روح تہی جو خاص خدا کی طرف سے دنیا مین آئی تو اللہ اور اسکے رسولون پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو اس سے باز آؤ کہ یہ تمہارے حق مین بہتر ہے بس اللہ ہی اکیلا معبود ہے وہ اس سے بری ہے کہ اس کے کچھہ اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھہ آسمانون مین ہے اور جو کچھہ زمین مین ہے اور اللہ سب کا کارساز بس ہے۔ مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز کسی قسم کی عار نہین اور نہ فرشتون کو جو خدا کے مقرب ہین۔ اور جو خدا کا بندہ ہونے سے عار رکہے اور بڑائی کی لے تو عنقریب خدا ان سب کو اپنے پاس کہینچ بلائے گا۔

ان آیات مین اہل کتاب دین مین افراط و تفریط کرنے سے منع کیے گیے ہین اور اللہ پر جہوٹ کہنے سے کیونکہ عیسائی حضرت مسیح ابن مریم کو خدا کا بیٹا کہتے تہے پہر اللہ جل شانہ نے حضرت عیسیٰ کی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ وہ محض حکم خدا سے مریم کے بطن سے بے باپ پیدا ہوے اور وہ اللہ کے رسول ہین انکو خدائی مین کوئی شرکت نہین ہے اور نہ انکی والدہ کو پس تین خدا کیونکر ہو سکتے ہین اللہ ہی اکیلا معبود ہے اور سارے آسمان و زمین مین اسیکی بادشاہی ہے اور اپنے جمیع مخلوقات کا وہی ایک کارساز ہے۔ اس کے بعد یہ جتلایا گیا ہے کہ جب خود عیسیٰ کو اللہ کا بندہ ہونے سے انکار نہ تہا تو تم لوگ کیون ان کو بندگی سے خارج کر کے خدائی کے درجہ پر پہونچاتے ہو۔ پہر ارشاد ہوا ہے کہ جو شخص اللہ کی

بندگی سے عار و انکار کرتا ہے اسکو اپنے عار و انکار کی حقیقت اسوقت معلوم ہو جاویگی جبکہ سارے لوگ اسکے حضور مین حاضر کیے جاوینگے۔

تفسیر حقانی مین اس آیت کے تحت مین یہ لکھا ہے وو من یستنکف مین ایک لطیف اشارہ سا اس طرف بہی ہے کہ خواہ مسیح ہو خواہ کوئی پیغمبر یا فرشتہ کس نے جان پائی ہے کہ جو ہماری غلامی اور بندگی سے سرتابی کرے منصب خدائی تو در کنار ذرہ بہر تابی کی بہی کسیکو مجال نہین فسبحان الحی القہار الجبار القدیر الصمد لم یلد ولم یولد۔"

سورۂ مائدہ مین بہی حضرت عیسی مسیح کے معاملہ کی نسبت ارشاد ہوا ہے۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ط كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ط انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ط وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ترجمہ۔ مریم کے بیٹے مسیح تو صرف ایک رسول ہین اور بس ان سے پہلے بہی بہتیرے رسول ہو گزرے ہین اور انکی والدہ مریم بہی خدا کی ایک سچی بندی تہین۔ وو دوسرے آدمیون کی طرح یہ دونون مان بیٹے کہانا کہاتے تہے۔ اے پیغمبر دیکہو تو سہی ہم اپنے دلایل کسطرح کہول کہول کر ان لوگون سے بیان کرتے ہین اور پہر دیکہو کہ یہ لوگ کدہر الٹے بہٹکے چلے جارہے ہین۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزون کی عبادت کرتے ہو جن کے اختیار مین تمہارا نفع و نقصان کچہہ بہی نہین اختیار تو درکنار انکو تمہارے نفع و نقصان کی خبر تک بہی نہین اور اسہی ہی تو ہر کی سنتا اور سب کچھ جانتا اور با اختیار ہے

اس آیت مین یہ سمجھایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی اور رسولون کے مانند ایک رسول تھے اور انکی والدہ اللہ کی سچی بندی تھین۔ ان ہر دو کا کھانے پینے کا محتاج ہونا ہی انکے انسان ہونے پر صاف دلیل ہے۔ اسکے بعد یہ ارشاد ہوا ہے کہ عبادت کی مستحق تو وہ ذات ہے جو نفع وضرر کی مالک ہو۔ غیر ون کے نفع وضرر کے مالک ہونا تو ایک طرف جب حضرت عیسیٰ خود اپنے نفع وضرر کے مالک نہ تھے تو یہ معبود کیسے ہوسکتے ہین۔ مالک نفع وضرر اور صاحب اختیار تو بس اللہ جل شانہ کی ہی ذات ہے

اہل کتاب صرف اپنے انبیا ہی کی نہین بلکہ علما و مشایخ کی بھی حد سے زیادہ تعظیم کر کے جو شرک مین مبتلا ہو گیے تھے اسکا ذکر اللہ جل شانہ نے سورۂ توبہ کی اس آیت مین فرمایا ہے۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ ترجمہ۔ ان لوگون نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالمون اور اپنے مشایخون اور مسیح ابن مریم کو خدا بنا ٹھہرا کیا حالانکہ ہمارے ہان سے ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک ہی خدا کی عبادت کرتے رہنا اس کے سوا کوئی اور معبود نہین وہ انکے شرک سے پاک ہے۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے اس آیت پر یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے پیشواؤن کی تعظیم حد سے زیادہ کرنے لگے اور انکے تمام افعال و اقوال کو عین خدا کا فرمودہ سمجھتے تھے اسکو خدا نے خدا بنانا فرمایا۔ آج کل کے بعض مسلمان بھی اسی طرح کی پیر پرستی اور

گور پرستی کرتے ہین اس آیت سے انکو پندپذیر ہونا چاہیے۔

اس کے ساتھ ہی قرآن شریف مین یہ شبہہ نہایت وضاحت کے ساتھ دفع کردیا گیا ہے کہ جن مخلص بندون کی پرستش کی جاتی ہے وہ مشرکین کے اس فعل سے راضی ہین یا نہین اور آن کی کیفیت اللہ جل شانہ کے روبرو کیا ہے۔ چنانچہ سورۂ انبیا مین ارشاد ہوا ہے۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اور بعض کافر کہتے ہین کہ خدای رحمان بیٹیان رکھتا ہے یعنی فرشتے اسکی بیٹیان ہین۔ اسکی ذات اس تہمت سے پاک ہے فرشتے خدا کی بیٹیان نہین بلکہ اس کے معزز بندے ہین۔ اسکے آگے بڑھکر بات نہین کرسکتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند رہتے ہین۔ ان کا اگلا پچھلا سب حال اسکو معلوم ہے اور یہ فرشتے کسی کی سفارش تک نہین کرسکتے مگر جن کے حق مین خدا ان کی سفارش پسند فرمائے اور وہ اسکے جلال سے ہمہ وقت ڈرتے رہتے ہین۔

تفسیر حقانی مین لکھا ہے کہ عرب مین قبیلۂ خزاعہ کے لوگ فرشتون کو خدا تعالی کی بیٹیان کہا کرتے تھے اُنکے قول کو رد فرماتا ہے "

گو آیت کا شان نزول خاص ہو لیکن اصول تفسیر کے مطابق حکم عام ہوتا ہے۔ اس آیت مین اللہ کے معزز بندون کی جو پرستش کی جاتی تہی اسکی تردید کی گئی ہے اور یہ بتلایا گیا ہے

کہ اللہ کے نزدیک اُنکی عزت اسی وجہ سے ہے کہ وہ اُسکے حکم بردار ہین اور کمال ادب کی وجہ سے اسکے آگے بات تک نہین کرتے ہین اور انکے خوف کی حالت یہ ہے کہ اسکے جناب مین کسیکے لیے سفارش بھی نہین کرتے جب تک کہ انکو یہ نہ معلوم ہو کہ خدا تعالی اسکے حق مین اُنکی سفارش کو پسند فرماویگا۔

خاص حضرت عیسی مسیح کو قیامت مین جو معاملہ پیش آوے گا اسکی خبر اللہ جل شانہ نے سورۂ مائدہ مین دی ہے تاکہ یہ معلوم ہو جاوے کہ وہ بھی اس بات سے نہایت بیزار ہین کہ انکا مرتبہ نبوت و رسالت کے درجہ سے بڑہا دیا جاوے اور الوہیت کے درجہ پر پہونچایا جاوے چنانچہ ارشاد ہوا ہے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ق بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ج وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ○ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ط لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ط رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ ط وَهُوَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ **ترجمہ** - اور قیامت کے دن اللہ جل شانہ عیسیٰ سے پوچہیگا
کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تم نے لوگون سے یہ بات کہی تہی کہ خدا کے علاوہ مجہکو
اور میری والدہ کو بہی دو خدا مانو عیسیٰ عرض کرینگے اے پروردگار تیری ذات پاک ہی مجہ سے
یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین ایسی بات کہون جس کے کہنے کا مجہکو کوئی حق نہین - اگر مین نے
ایسا کیا ہوگا تو میرا کہنا تجہکو ضرور ہی معلوم ہوا ہوگا کیونکہ تو تو میرے دل تک کی بات جانتا
ہے اور مین تیرے دل کی بات نہین جانتا کیونکہ غیب کی باتین تو تو ہی خوب جانتا ہے
تو نے جو مجہکو حکم دیا تہا بس وہی مین نے ان کو کہہ سنایا تہا کہ اللہ جو میرا اور تمہارا سب کا
پروردگار ہے اسی کی عبادت کرو اور جب تک مین ان لوگون مین موجود رہا مین ان کا
نگران حال رہا پہر جب تو نے مجہکو اپنے پاس بلالیا تو تو ہی ان کا نگہبان تہا اور تو تمام چیزون
کی خبر رکہتا ہے - اگر تو ان کو عذاب دے تو تجہکو اختیار ہے یہ تیرے بندے ہین اور اگر
تو ان کو معاف کرے تو کوئی تیرا ہاتہہ نہین پکڑ سکتا کیونکہ بے شک تو ہی سب پر غالب اور
حکمت والا ہے عیسیٰ کے یہ معروضات سنکر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہی آج کا دن ہے کہ سچے
بندون کو انکا سچ کام آئے گا انکے لیے بہشت کے باغ ہون گے جن کے تلے نہرین پڑی
بہ رہی ہونگی اور وہ اُن مین ہمیشہ ہمیشہ رہین گے - اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش
یہ ہے بڑی کامیابی - آسمان و زمین اور جو کچہہ آسمان و زمین مین ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت
ہے اور وہ سب چیزون پر قادر ہے -

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب یہی ہوگا کہ انہون نے اپنے

فرض منصبی کو ادا کیا اور اپنی امت کو یہی کہا کہ اللہ جل شانہٗ جو انکا اور ساری جہان کا پروردگار
ہے اسکی عبادت کریں۔ اس بات پر وہ خود اللہ جل شانہٗ کو گواہ ٹہراوینگے اور یہ بہی عرض کرینگے
کہ جب تک وہ دنیا مین رہے اس امر کی حفاظت کرتے رہے لیکن دنیا سے اٹھائے
جانے کے بعد لوگون نے جو کچھ زیادتیان کین اسکی خبر اللہ ہی کو ہے کیونکہ وہی علام الغیوب
ہے۔ دنیا کے محکمون مین یہ عادت ہے کہ جب کسی کا جرم ثابت ہو جاے تو لوگ خود
حاکم کے روبرو کہدیتے ہین کہ مجرم قابل سزا ہے لیکن اللہ جل شانہٗ کے دربار مین حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے ادب کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی برأت کے ساتھہ یہ نہین کہین سکے
کہ اس تہمت کی سزا لوگون کو دیجاے بلکہ یہ عرض کرینگے کہ یہ تیرے بندے ہین تجھکو اختیار
ہے کہ انکو عذاب کرے اور اگر تو ان سے درگزر کرے تو کوئی مانع نہین ہو سکتا کیونکہ تو سب پر
غالب اور حکمت والا ہے۔ اسکے جواب مین اللہ جل شانہٗ فرماوینگا کہ آج کا دن سچون کو انکی
سچائی کام آوے گی اور انکے لیے بہشت کی نعمتین ہین اور سب سے بڑی نعمت اللہ جل شانہٗ
کی رضامندی ہے۔ آخر مین یہ ارشاد ہوا ہے کہ آسمان و زمین کی حکومت اسی ذات کو
سزاوار ہے جسکی قدرت کی کوئی انتہا نہین ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے اپنی توحید کو ثابت فرمانیکے لیے ان دلائل واضح کے علاوہ خود
انسان کی فطرۃ کو بہی ایک شاہد قرار دیا ہے اور فرماتا ہے کہ انسان گو آسایش کی حالت مین
خدا سے شرک کرے لیکن جبکہ اسکو کوئی سخت تکلیف پہونچتی ہے تو اسکا دل فقط اللہ کی
طرف رجوع ہوتا ہے چنانچہ سورۂ یونس کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے۔ وَاِذَا

مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ترجمہ۔ اور جب انسان کو کسی قسم کی تکلیف بہی پہونچ جاتی ہے تو پڑا یا بیٹھا یا کہڑا کسی حال مین ہو ہم کو پکارے چلا جاتا ہے پہر جب ہم اسکی تکلیف کو اس سے دور کرتے ہین تو ایسا بے پروا بن کر چل دیتا ہے کہ گویا اس تکلیف کے دور کرنیکے لیے جو اسکو پہونچ رہی تہی ہم کو کبہی پکارا ہی نہ تہا۔ جو لوگ حد بندگی سے باہر قدم رکہتے ہین انکو انکا کیا اسی طرح بہلا کر دکہایا گیا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل کے ایک مقام مین یہی مضمون نہایت صراحت کے ساتھہ بیان ہوا ہے۔ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ○ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ○ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ○ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ○ ترجمہ۔ اور جب سمندر مین تم کو کسی طرح کی تکلیف پہونچتی ہے تو جن معبودون کو تم پکارا کرتے تہے سب بہولے بسرے ہو جاتے ہین مگر وہی ایک خدا یاد رہتا ہے۔ پہر جب خدا تم کو سمندر سے خشکی کی طرف نکال لاتا ہے

تو اُسی سے تم پھر بیٹھتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکر ہے۔ تو کیا تم اس بات سے خاطر جمع ہو گئے ہو
کہ وہ تم کو خشکی کی طرف لیجا کر زمین مین دھسا دے یا تم پر آندہی کا پتھراو چلائے اور اس
وقت تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ۔ یا تم اس بات سے خاطر جمع ہو گیے ہو کہ خدا پھر تم کو لوٹا کر
دوبارہ اُسی سمندر مین لیجائے اور اس مین لے گیے پیچھے تم پر ہوا کا ایک طوفان بھیجے اور
تمہاری ناشکریون کی سزا مین تم کو غرق کر دے پھر تم کو کوئی ایسا حمایتی نہ ملے جو اس بات
پر ہمارا پیچھا کرے۔ اور البتہ ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور خشکی اور تری مین انکو جانورون
اور کشتیون پر سوار کیا اور عمدہ عمدہ چیزین انہین کھانے کو دین اور جتنی مخلوقات ہم نے
پیدا کی اُن مین بہتیرون پر ان کو برتری دی۔

ان آیات کی تحت مین تفسیر حقانی مین لکھا ہے کہ یہان وہ حالت اضطراب بیان کی
گئی ہے جو دریا مین کبھی کبھی پیش آجاتی ہے ایسے موقع پر انسان اپنے فطرتی قاعدہ سے
پھر اُسی معبود برحق کی طرف التجا کرتا ہے اور سب فرضی معبودون کو بھول جاتا ہے۔ افسوس
ہے کہ آج کل عام لوگ اس بلا مین مبتلا ہین مصیبت کا وقت بھول جاتے ہین جب مصیبت
خدا دور کر دیتا ہے اور نعمت دیتا ہے تو بجاے شکر کے ناشکری کرتے ہین اور فسق و فجور
مین مبتلا ہوتے ہین افامنتو مین اس بات کی تہدید ہے کہ کیا تم کو اس سے پورا اطمینان
ہو گیا ہے کہ اس حالت مین خدا تم پر کوئی دوسری بلا نہین بھیج سکتا۔ زمین مین غرق نہین کر سکتا
یا آسمان سے پتھر نہین برسا سکتا یا یہ نہین ہو سکتا کہ تم کو پھر دریا کا سفر پیش آئے اور وہان
تمکو اُسی بلا مین پھنسا کر ہلاک کرے۔ بنی آدم کی ناشکری کا تو یہ حال ہے اور ہمارا اُسپر یہ

انعام یہ ہے کہ ہمنے ذات مین جسم مین صورت مین اوصاف مین اور علم مین اسکو جمیع مخلوقات پر عزت دی اور دریا کے اور خشکی کے سفر مین سواری دی یعنی دریا مین کشتی اور زمین پر جانور اور پھر سفر وحضر مین عمدہ عمدہ چیزین کھانے کو دین انتہا ملخصاً

جو لوگ حق کے طالب نہین تھے اور جنکے دلون مین کجی تھی انکی سرکشی اس قسم کے مسکت اور عاجز کرنے والے دلایل سے زیادہ ہونے لگی اور یہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اقسام کی تہمتین کرنے لگے۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے سورۂ آل عمران کی مندرجۂ ذیل آیت پر یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے کہ یہود نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت لگائی کہ یہ شخص اگرچہ اب خدا کی طرف بلاتا ہے لیکن اسکی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگون سے اپنی پرستش کرائے۔ اِس کے جواب مین اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ ترجمہ۔ کسی انسان کو تو یہ بات شایان ہے نہین کہ خدا اسکو اپنی کتاب اور عقل سلیم اور پیغمبری عطا فرمائے اور وہ لوگون سے لگے کہنے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بنو۔ بلکہ وہ تو یہی کہیگا کہ خدا پرست ہوکر رہو اس لیے کہ تم لوگ کتاب الٰہی پڑہاتے رہے ہو اور اس لیے کہ تم خود بھی پڑھتے رہے ہو۔ اور وہ تمسے کبھی بھی نہین کہیگا کہ فرشتون اور پیغمبرون کو خدا بناؤ بھلا ایسا کہین ہو سکتا ہے کہ تم تو اسلام

لاچکے ہو اور وہ اسکے بعد تمہین کفر کرنیکو کہے۔

اِس آیت مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی انسان کو اللہ اپنے فضل سے درجۂ نبوت۔ کتاب اور عقل سلیم عطا فرمائے تو ممکن نہین کہ وہ لوگون کو اپنی پرستش کا حکم دے بلکہ وہ تو خدا کی عبادت کی طرف بلاویگا۔ پھر اس بات کا مہمل ہونا ثابت کیا گیا ہے کہ جب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی تعلیم کر چکے ہین تو اسکے بعد کفر کی تعلیم کس طرح کر سکتے ہین۔

مشرکین بھی بوجہ مخالفت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اقسام کے بیجا اعتراضات کیا کرتے تھے چنانچہ سورۂ فرقان کے ایک مقام مین ان لغو اعتراضات کا اسطرح مذکور ہے وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ○ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ○ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ○ ترجمہ۔ اور کافر یہ بھی کہتے ہین کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازارون مین پڑا پھرتا ہے اِس کے پاس کوئی فرشتہ کیون نہین بھیجا گیا کہ اسکے ساتھ ہو کر وہ بھی لوگون کو عذاب خدا سے ڈراتا یا اسپر کوئی خزانہ یعنی چھن برسا ہوتا یا زیادہ نہین تو اسکے پاس ایک باغ ہی ہوتا کہ اس سے کھاتا پیتا۔ اور یہ ظالم مسلمانون سے کہتے ہین کہ تم تو بس ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے ہو جسپر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ اے پیغمبر دیکھو تو سہی یہ لوگ تمہاری نسبت کیسی کیسی باتین بناتے ہین جسکا ضروری نتیجہ یہ ہو کہ یہ آپ گمراہ ہو گیے اور کسی طرح راہ پر آ نہین سکتے۔

اسکا جواب سورۂ فرقان ہی کی اس آیت مین دیا گیا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ط وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ط اَتَصْبِرُوْنَ ج وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝ ترجمہ - اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ کہانا بھی کہاتے تھے اور بازارون مین بھی چلتے پہرتے تھے اور ہم نے تم مین ایک کو ایک کے لیے آزمائش کا ذریعہ قرار دیا ہی تو مسلمانو تم اب بھی کافرونکی ایذا پر صبر کروگے یا نہین - اور اے پیغمبر تمہارا پروردگار سبکے حال کو دیکھ رہا ہے اسی احقاق حق و ابطال باطل کی کوشش مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ پر ایمان لائی ہوئی مسلمانون کی جماعت کو جو ابتدا مین نہایت قلیل تہی سخت صدمے اٹھانے پڑے یہان تک کہ دشمنون کی ایذا و تکلیف دہی سے اپنے گھر بار کو چھوڑکر دوسرے ملک کو جانا پڑا - چونکہ مسلمانون کے دل ان کیفیتون سے پست ہو رہے تھے اللہ جل شانہ نے انکی تسلی کے لیے قرآن شریف کے اکثر مقامات مین کہین تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث کرنے مین اپنی نعمت کا اظہار فرمایا اور کہین مسلمانون کو بالآخر غلبہ ہونیکی بشارت دی چنانچہ یہ سب باتین ہوکر رہین اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت فی الحقیقت خدا کی ایک بہت بڑی نعمت ثابت ہوئی سورۂ آل عمران میں ارشاد ہوا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ترجمہ - اللہ نے مسلمانو نپر بڑا ہی فضل کیا کہ ان میں انہی میں کا ایک رسول بہیجا جو انکو خدا کی آیتین پڑہکر سناتا ہے اور

انکو کفر و شرک کی گندگی سے پاک کرنا اور کتاب الٰہی یعنی قرآن اور دانائی کی باتون کی انکو تعلیم دیتا ہے ورنہ ان پیغمبر کے آنے سے پہلے تو یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی مین تھے۔

سورۂ نور مین مسلمانون کے غلبہ کی اسطرح بشارت دیگئی ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝

ترجمہ۔ تم مین سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے ہین اُن سے خدا کا وعدہ ہے کہ ایک نہ ایک دن ان کو ملک کی خلافت یعنی سلطنت ضرور عنایت کریگا جیسے ان لوگون کو خلافت عنایت کی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہین اور جس دین کو اُسنے انکے لیے پسند کیا ہے یعنی اسلام اسکو انکے لیے جما کر رہیگا اور خوف و خطر جو انکو لاحق ہے اس کے بعد عنقریب ہی انکو اسکے بدلے مین امن دیگا کہ باطمینان ہماری عبادت کیا کرینگے اور کسی چیز کو ہمارا شریک نہ گردانین گے۔ اور جو شخص ان تمام احسانات کے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہین

تفسیر حقانی مین اس آیت کے تحت مین لکھا ہے "صدق اللہ العلی العظیم اسنے یہ وعدہ پورا کیا آنحضرت کو جنگ احزاب کے بعد غلبہ دیا اور پھر آپکے بعد حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے عہد خلافت مین نہ تنہا عرب بلکہ روم و ایران وغیرہ سرسبز سلطنتین بھی انکے ہاتھ مین دین اور نہایت امن کے ساتھ انکے زمانون مین دین اسلام کی اشاعت و ترقی ہوئی۔ اس آیت سے خلفاء اربعہ کی خلافت کا برحق ہونا صاف صاف ثابت ہوتا ہے

خوارج کا قول باطل ہے جو وہ حضرت عثمان وعلی کو خارج کرتے ہین اسیطرح شیعہ کا قول بھی غلط ہے جو وہ خلفاء ثلثہ کو خارج سمجھتے ہین کیونکہ فتوحات اسلام تو انہین حضرات کے عہد مین ظہور مین آئے اور حضرت علی انکے عقیدہ کے موافق تقیہ کرتے تھے انکو امن حاصل نہین ہوا وہ اس آیت کے مصداق ہو نہین سکتے اور اسیطرح باقی ایئمہ اثنا عشر انکو سرے سے حکومت ہی نہین ملی اور وہ بھی خوف سے تقیہ کرتے رہے انکے مہدی تو آج تک ڈر کے مارے کسی غار مین چھپے بیٹھے ہین۔ افسوس بعد مین مسلمانون نے فسق وفجور اختیار کیا وہ شوکت وقوت انکی نہ رہی اور اب بھی باز نہین آتے مسلمانون کی ترقی اور قومی شوکت کا یہی سبب ہے جس سے آجکل کے ریفارمر غافل ہو کر اور اسباب ترقی تلاش کر رہے ہین اللھم ارحم المسلمین واھد ہم سوآء السبیل

چونکہ انبیا انسان ہی ہوتے ہین اور ہر ایک انسان کو موت کا ذائقہ چکھنا ضرور ہے اللہ جل شانہ نے مسلمانون کو اس نعمت کی قدر کرنے اور اسلام پر مضبوط اور قایم رکھنے کے لیے سورۂ آل عمران کے ایک مقام مین اسطرح ارشاد فرمایا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ **ترجمہ** اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بڑھکر اور کیا کہ ایک رسول ہین اور بس۔ ان سے پہلے اور بھی رسول ہو گزرے ہین۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی موت سے مر جائین یا مارے جائین تو کیا تم الٹے پیرون کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے اور جو الٹے پیرون کفر کی طرف لوٹ جائیگا وہ خدا کا تو کچھ بھی نہین بگاڑ سکے گا۔ اور جو لوگ اسلام کی نعمت کا شکر کرتے ہین انکو خدا عنقریب جزای خیر دیگا

اس آیت مین یہ تاکید ہے کہ رسول کی تعلیم سے جو لوگ اللہ حی وقیوم پر ایمان لائے ہین
انکو حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے بعد بھی جو بالضرور کسی نہ کسی دن واقع ہوگی
اسلام پر قایم رہنا چاہیے ورنہ جو شخص دین اسلام سے منحرف ہوتا ہے وہ اللہ کا کچھ نہین بگاڑتا
بلکہ اپنا نقصان کرلیتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہ بھی بشارت دیگئی ہے کہ اسلام کی نعمت کا
شکر کرنیوالون کو اللہ عنقریب جزاے خیر دیگا۔

انسانون کے لیے اسلام ایک بہت بڑی نعمت ہونیکے دلایل اور اسکا شکر ادا کرنیکا
طریق اللہ جل شانہ نے سورۂ آل عمران کے ایک مقام مین اسطرح بیان فرمایا ہے۔ وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ
بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم
مِّنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ
يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ ترجمہ۔ اور سب ملکر خوب مضبوطی سے اللہ کا ذریعہ پکڑے رہو
اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے
دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلون مین الفت پیدا کی اور تم اسکے فضل سے بھائی بھائی ہوگئے
اور تم آگ کے گڑھے یعنی دوزخ کے کنارے آلگے تھے پھر اس نے تم کو اس سے بچالیا اسیطرح
اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔ اور تم مین ایک ایسا

گروہ بھی ہونا چاہیے جو لوگون کو نیک کامون کی طرف بلائین اور اچھے کام کرنے کو کہین اور برے کامون سے منع کرین۔ اور آخرۃ مین ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہونچین گے۔ اور ان جیسے نہ ہو جو ایک دوسرے سے بچھڑ گیے اور کھلے کھلے احکام آئے پیچھے لگے آپسمین اختلاف کرنے۔ اور یہی ہین جنکو آخرت مین بڑا عذاب ہوگا۔

تفسیر حقانی مین ان آیات کے تحت مین لکھا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بڑا معجزہ ہے کہ تمام درندون کی صفت والون کو بھائی بنادیا۔ پھر آئندہ اس سلسلہ برکت کو جاری رکھنے کے لیے اللہ جل شانہ تمام امت کو بطور فرض کفایہ حکم دیتا ہے کہ تم مین ایک گروہ ایسا بھی رہنا چاہیے جو لوگون کو نیک باتون کی تعلیم کیا کرین بری باتون سے جو لایق تفرق ہین منع کیا کرین اچھی باتون کا حکم دیا کرین۔ یہ خاص لوگون کا گروہ ہے جو نبی علیہ السلام کے نایب ہین اسکے بعد اختلاف سے تاکیداً منع فرماتا ہے۔ چونکہ صحابہ نے پورا پورا اس حکم پر عمل کیا تھا انکے مقدس مذہب کی روشنی تھوڑے ہی عرصہ مین دنیا کے کنارون تک پھیل گئی اور خدا کی نافرمان سلطنتین اور سبز حکومتین انکے ہاتھہ مین آگئین۔ اب اختلاف کا برا نتیجہ بھی دیکھہ لیجیے دنیا کی ذلت وخواری اور آخرۃ مین عذاب عظیم۔ اسکے بعد حکم فرماتا ہے کہ ای ایماندار و تم یہود و نصاریٰ کی طرح باہم مختلف نہ ہوجاؤ جنکے پاس خدا کی آیتین اور ہدایتین آئین باوجود اس کے انہون نے اپنی خواہش نفسانی سے دین مین اختلاف کیا اور سیکڑون فرقے ہوگیے ایک دوسرے کی تکذیب کرنے لگا۔ انتہا ملخصاً۔

افسوس ہزار افسوس کہ اس حکم واجب التعمیل پر مسلمانون کا اب عمل نہین رہا۔ مسلمانون نے

بہی خدا کی طرف سے آیات بینات آنیکے بعد دین مین اختلاف کیا اور مختلف فرقے ہو گیے مجہکو اس رسالہ مین اور فرقون سے بحث مقصود نہین ہے اصل مسئلہ توحید ہی مین جو اختلاف واقع ہوا ہے اسکو مین بیان کرتا ہون۔ کوئی کہتا ہے۔

اگر کافر ز بت آگاہ گشتے	یکے از وا صلان راہ گشتے
مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست	یقین کردے کہ دین در بت پرستی ست

اور کسی کا یہ مقولہ ہے **شعر**

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ	خود رند و سبو کش
خود بر سر آن کوزہ خریدار برآمد	بشکست و روان شد

پہر انہین باتون کو اصل توحید اور مغز قرآن بتلانے کے لیے یہ شعر پڑہا جاتا ہے

ما ز قرآن مغز را برداشتیم	استخوان پیش سگان انداختیم

اس مسئلہ کو ثابت کرنیکے لیے قرآن شریف کی بعض آیتون سے بہی استدلال کیا جاتا ہے جنکا بالاجمال بیان ذکر کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ فی الحقیقت اللہ کے کلام سے اسکی کسی طرح تائید ہوتی ہے یا نہین۔

منجملہ آیات جو پیش کی جاتی ہین ایک یہ ہے۔ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ یہ سورہ ذریٰت مین ہے اور کامل آیت اسطرح ہے وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ○ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ ترجمہ۔ اور یقین لانے والون کے لیے زمین مین قدرت خدا کی بہتیری ہی نشانیان موجود ہین اور خود تم مین بہی۔

تفسیر حقانی میں اسکے تحت لکھا ہے کہ وہ زمین کے اندر اسکے اشیاء رنگا رنگ میں اور خود لوگوں کے اندر اللہ کی قدرت کی سیکڑوں نشانیاں ہیں۔ انسان اپنی پیدائش اور قوی اور اعضا اور صحت و مرض و تبدلات و تغیرات جذبات باطنیہ میں غور کرے تو غور آباد کرے کہ وہ اللہ کی بے انتہا قدرتوں کا خزانہ ہے اسلیے کہا گیا ہے کہ من عرف نفسہ عرف ربہ جس نے اپنے آپ کو جان لیا اُسنے خدا کو پہچان لیا*

بے شک نفس انسان میں قدرت خدا کی بیشمار نشانیاں موجود ہیں۔ انسان کی صحت میں ذرا خلل پیدا ہو گیا تو اسکی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ کسی ایک عضو کو صدمہ پہونچ جائے تو انسان کی ساری شیخی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور پھر موت سر پر ایسی کھڑی ہے کہ زندگی کے اسباب کے لیے وہ ہر وقت اللہ کا محتاج ہے۔ ان باریکیوں کو سوچنے والے خدا کی قدرت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس آیت سے انسان کو خدا کی قدرت کا ایک بہت بڑا نمونہ قرار دینے کے عوض اُس میں خدا کے وجود کو بتلانا کس قدر بیجا اور غلط ہے محتاج بیان نہیں۔

دوسری آیت۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط یہ سورہ بقر میں ہے اور پوری آیت اسطرح ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ ترجمہ اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ کی

* یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ ظاہر کرتے ہیں۔

مسجدون مین خدا کا نام لیے جانے کو منع کرے اور اُن کی بے رونقی کے درپے رہے یہ
لوگ خود اس لایق نہین کہ مسجدونمین آنے پائین مگر ڈرتے ڈرتے۔ ان کے لیے دنیا مین
بہی رسوائی ہے اور انکے لیے آخرت مین بہی بڑا بہاری عذاب ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے پورب
اور پچہم تو جہان کہین قبلہ کی طرف موہنہ کرلو اُدہر ہی کو اللہ کا سامنا ہے بے شک اللہ بڑی
گنجایش والا اور سب کچہ جانتا ہے۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے اس مقام مین یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے۔ کفار قریش ابتدای
اسلام مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اُن چند اتباع کو جو اسوقت تہے خانہ کعبہ مین اذان
دینے اور نماز پڑہنے سے مانع ہوتے تہے۔ ہجرت کے ساتوین برس جب حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرہ کرنیکے لیے مکہ جانا چاہا تو کفار نے آنے نہ دیا۔ اس آیت مین کفار
کے ان ہی ظلمون کی طرف اشارہ ہے اور جو پیشین گوئی کی تہی وہ پوری ہی ہوکر رہی کہ آخر کار مکہ
فتح ہوا اور خانہ خدا پر مسلمان قابض ہو گیے۔ کفار جو مسلمانون کو خانہ کعبہ مین نماز پڑہنے یا انیسے
منع کرتے تہے تو اس سے مسلمانون کو بے دلی ہوئی کہ خانہ خدا مین ہم خدا کی عبادت نہ کرسکین
اس آیت مین مسلمانون کو تسلی دی کہ ان کی چند روزہ روک ٹوک سے تم کیون بیدل ہوتے ہو
نماز خانہ کعبہ پر موقوف نہین ہے جہان چاہو خدا کی عبادت کرو تمام روے زمین مسلمانون کے
لیے مسجد ہے کہین بہی ہو قبلہ کی طرف نماز پڑہ لو خدا قبول کرتا ہے انتہا ملخصاً

اس تصریح کے بعد اور خود اللہ جل شانہ نے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۂ کے ساتہ
ہی یہ جو ارشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ یہ کون کہہ سکتا ہے کہ سوا اس معنی کے

کہ مشرق و مغرب سب خدا کے لیے ہے جہان چاہو خدا کی عبادت کرو وہ بڑی گنجایش والا اور اپنے بندون کی عبادت سے واقف ہے اور کوئی معنی ہی ہو سکتے ہین۔

تیسری آیت وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ○ یہ سورۂ ق مین ہی اور کامل آیت اسطرح ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِہٖ نَفْسُہٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ○ ترجمہ۔ اور بے شک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اسکے دلی خیالات تک سے واقف ہین اور ہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہین۔

اس آیت مین یہ بتلایا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ انسان کے دلی خیالات سے بھی واقف ہے۔ چونکہ انسان کی شہ رگ اسکے دل سے دور ہے اسلیے ارشاد ہوا ہے کہ ہم اسکی شہ رگ سے بھی نزدیک ہین کیونکہ ہمارا تعلق دل سے ہے۔ اسکے سوا اور کوئی معنی ہو نہین سکتے۔

چوتھی آیت۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ یہ سورہ حدید مین ہے اور اسکے ماقبل اور مابعد کے ساتھہ یہ آیت اسطرح ہے۔ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ ترجمہ۔ جو چیز زمین مین داخل ہوتی ہے اور جو چیز زمین سے باہر آتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی اور جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے وہ سب کچھہ جانتا ہے اور تم لوگ کہین بھی ہو وہ تمھارے ساتھہ ہے اور جو کچھہ تم کیا کرتے ہو اللہ اسکو دیکھہ رہا ہے۔

اس آیت مین بھی شروع سے آخر تک اللہ جل شانہ کے احاطہ علمی کا ذکر ہے اور آخر مین یہ ارشاد ہوا ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ یعنی جو کچھہ تم کیا کرتے ہو اللہ اسکو دیکھہ رہا

ہے چنانچہ اسی مضمون کی ایک آیت سورۂ مجادلہ میں بھی ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ وَلَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْثَرَ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ اَیْنَ مَا کَانُوْا ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ( ) **ترجمہ**۔ اے پیغمبر کیا تم نے اس بات پر نظر نہین کی کہ جو کچھہ آسمانون مین ہے اور جو کچھہ زمین مین ہے اللہ سب کے حال سے واقف ہے جب تین آدمی کا صلاح و مشورہ ہوتا ہے تو ضرور ان کا چوتھا وہ ہوتا ہے اور پانچ کا صلاح و مشورہ ہوتا ہے تو ضرور انکا چھٹا وہ ہوتا ہے اور اس سے کم ہون یا زیادہ اور کہین بھی ہون وہ ضرور انکے ساتھہ ہوتا ہے پھر جیسے جیسے عمل یہہ دنیا مین کرتے رہے ہین قیامت کے دن وہ انکو بتا دیگا کیونکہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

ان آیات مین ایک بہت بڑی بات غور کرنیکے قابل یہ ہے کہ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ - فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا - وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ اور وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ - مین کس سے خطاب ہے اور انمین جو ضمایر ہین انکے مرجع کا کوئی وجود خارجی ہے یا نہین۔ آخر آیت مین اللہ جل شانہ نے مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر تین کا مشورہ ہو تو اللہ چوتھا ہوتا ہی اور پانچ کا مشورہ ہو تو اللہ چھٹا ہوتا ہے یعنی تین کے مشورہ مین جو شخص چوتھا ہو اور پانچ کے مشورے مین جو شخص چھٹا ہو اسکو اس مشورے کی کیفیت جیسی معلوم ہوگی اسیطرح اللہ کو

معلوم ہوتی ہے اوراسیواسطے آخر مین ارشاد ہوا ہے اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○

یہی معیت کا ذکر قرآن شریف کے اور مقامات مین بہی مختلف طور پر آیا ہے چنانچہ سورۂ نحل مین ارشاد ہوا ہے وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ ترجمہ - اے پیغمبر یہ لوگ جو تمہاری مخالفت مین تدبیرین کیا کرتے ہین اس سے دل تنگ نہ ہو کیونکہ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہین اور جو لوگون کے ساتھہ حسن سلوک سے پیش آتے ہین اللہ انکا ساتھی ہے - سورۂ طٰہٰ کے ایک مقام مین جہان حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے خدا کی جناب مین یہ عرض کیا کہ فرعون کی قوت وشوکت سے انپر زیادتی ہونیکا اندیشہ ہے تو فرمایا لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی ○ یعنی ڈرو مت ہم تمہارے ساتھہ ہین اور سب کچھہ سنتے اور دیکھتے ہین - سورۂ بقر مین ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ یعنی اللہ صبر کرنے والون کا ساتھی ہے اور سورۂ انفال مین ہے وَاِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ یعنی اللہ ایمان والون کے ساتھہ ہے - ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ کی ذات کے وجود کو جو لوگ انسان مین بتلاتے ہین انکا دعویٰ باطل ہے کیونکہ اگر یہی بات ہوتی تو اللہ کی معیت کے لیے انبیا - متقی لوگون - نیکو کارون - مصیبت پر صبر کرنیوالون اور مومنین کی تخصیص کیون کیجاتی اس تخصیص سے ثابت ہوچکا کہ یہان معیت سے مراد اللہ کی نصرت ہے

جو لوگ اپنے دعوے پر یہ دلیل لاتے ہین کہ انسان کا وجود فانی ہے اور اللہ کا وجود باقی اسلیے انسان کا وجود حقیقت مین کوئی وجود نہین ہے انکو تو دوزخ و جنت اور پہر دوزخیون کی نسبت خٰلِدِیْنَ فِیْھَا کی وعید اور جنتیون کی نسبت خٰلِدِیْنَ فِیْھَا کی بشارت سے بہی

انکار کرنا چاہیے کیونکہ اگر دنیا کی فنا کے ساتھ انسان کا بھی خاتمہ ہے تو پھر یہ تمام باتیں بلا معنی ہو جاتی ہیں۔

افسوس ہے کہ باوجود خدا کی تاکید کے لوگ محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑے ہیں اور اسپر طرہ یہ ہے کہ اپنے کو راسخ فی العلم بتلا کر انکی ایسی تاویل کرتے ہیں جو محکمات کے خلاف ہے حالانکہ اللہ جل شانہ نے صاف فرمایا ہے کہ انکی تاویل سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہے۔ راسخ فی العلم ہونیکی دلیل خود اللہ نے یہ بتلادی ہے کہ بغیر تاویل کے درپے ہونیکے اسپر ایمان لے آویں ورنہ تاویل معلوم ہونیکے بعد ایمان لانا تو موجب مدح نہیں ہے۔ ہم سورۂ آل عمران میں اس مضمون کی جو آیت ہے اسکو نقل کرتے ہیں۔ هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ ترجمہ۔ اے پیغمبر وہی ذات پاک ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری جس میں بعض آیتیں پکی یعنی صاف و صریح ہیں کہ وہی اصل کتاب ہیں اور بعض مبہم کہ ان کے معنوں میں کئی پہلو نکل سکتے ہیں تو جن لوگوں کے دل میں کجی ہے وہ قرآن کی انہیں مبہم آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ فساد پیدا کریں اور تاکہ انکے اصل مطلب کی ٹوہ لگائیں حالانکہ اللہ کے سوا انکا اصلی مطلب کسی کو معلوم نہیں۔ اور جو لوگ علم میں بڑی پایگاہ رکھتے ہیں وہ تو اتنا ہی کہہ کر رہ جاتے ہیں کہ اسپر ہمارا ایمان ہے

یہ سب کچھہ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور سمجھائے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہے۔
مولانا نذیر احمد صاحب نے یہان یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے " قرآن ہے تو آسمانی کتاب
مگر لوگون کے سمجھانے کو اُتری ہے اور لوگون کا حال یہ ہے کہ بہت سی باتین اِن کی سمجھہ
سے باہر ہین جیسے حالات بعد مرگ یا مثلاً خدا کی ذات وصفات کا علم تفصیلی یا روح کی
ماہیت وغیرہ اور کلموا الناس علی قدر عقولھم کے قاعدہ سے انہین کے محاورے
انہین کی عادات کے مطابق اِن سے بات کہنی ہوتی ہے تو بہت سی باتین قران مین ہین
اور انکی لِم اور تہہ سمجھہ مین نہین آتی۔ مگر اصل دین ایسا صاف اور واضح ہے کہ احمق سے احمق اور
جاہل سے جاہل بھی سمجھتا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کسی مصلحت سے چندروز کے
لیے دنیا مین بھیجا گیا ہے اس مین ایک طرح کی روح ہے جو ابدالآباد باقی رہیگی جسمانی تعلقات
کی وجہ سے انسان کو بہت سی حاجتین پیش آتی ہین جس سے لوگون مین کشمکش واقع ہوتی ہے
اور اس کشمکش کا ضروری نتیجہ ہے فساد۔ یہ ہے گناہ کی اصل۔ گناہون کا اثر روح پر پڑتا ہے
جس سے روح کی وہ ہستی جو بعد مرگ ہونیوالی ہے بنتی اور بگڑتی ہے۔ انسان کو عقل دیگئی
ہے جو اسکو بتاتی ہے کہ دنیا مین اُسے کس طرح پر رہنا چاہیے اور نور عقل کو زیادہ روشن
کرنیکے لیے خدا نے وقتاً فوقتاً پیغمبر بھیجے اور کتابین نازل فرمائی ہین۔ دیندار ہونیکے لیے کچھہ
ایسی بڑی عقل اور بڑے معلومات درکار نہین۔ انسان کا اپنی حالت مین غور کرنا اور دنیا کی
زندگی کو چندروزہ اور اپنے تئین عاجز و بےحقیقت سمجھنا بس کرتا ہے۔ یہی وہ باتین ہین
جنکو محکمات فرمایا کوئی فرد بشر انکے سمجھنے سے معذور نہین۔ اس آیت مین بہت اچھی طرح سمجھا دیا گیا

ہے کہ مشتبہ اور مبہم باتون کے درپے ہونا دین داری کے خلاف اور گمراہ ہونیکی نشانی ہے "

بعض حضرات تو خود پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا بتلاتے ہین اور یہ شعر انکے وِرد زبان ہے۔

فی الجملہ ہمین بود کہ می آمد و می رفت	ہر قرن کہ دیدی
در عاقبت آن شکل عرب وار بر آمد	دارای جہان شد

بھائیو ذرا انصاف فرمائیے کہ عیسائیون سے کیا خطا کی تھی جو ائی نسبت اللہ جل شانہ
نے سورۂ مائدہ مین فرمایا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط قُلْ
فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ط وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ط يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ ترجمہ۔ جو لوگ کہتے ہین کہ مریم کے بیٹے مسیح وہی
خدا ہین کچھہ شک نہین کہ یہ کافر ہوگیے۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ اگر
اللہ مریم کے بیٹے مسیح کو اور ان کی والدہ کو اور جتنے لوگ زمین مین ہین سب کو ہلاک کرنا چاہے
تو ایسا کون ہے جسکا خدا کے آگے کچھہ بھی زور چلتا ہو اور آسمان و زمین اور جو کچھہ آسمان و زمین مین ہے سب پر
اللہ ہی کی حکومت ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ کے ترجمہ کے ساتھہ مولانا نذیر احمد صاحب نے
لکھا ہے کہ از انجملہ باپ کے بدون عیسیٰ کے پیدا کرنے پر بھی۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ اس قسم کا دعویٰ کرنے والے بھی قرآن سے دلیل پیش کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ اللہ نے فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یعنی اے

پیغمبر تمنے مٹھی خاک نہین پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی - یہ آیت سورہ انفال مین ہے جسمین جنگ بدر کے قصے کی طرف اشارہ ہے - کامل آیت اسطرح ہے - فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ ترجمہ مسلمانو تم نے کافرون کو قتل نہین کیا بلکہ انکو اللہ نے قتل کیا اور اے پیغمبر جب تمنے مٹھی خاک پھینکی تو تم نے نہین پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تاکہ مسلمانون کو اپنی سرکار سے اچھا انعام یعنی فتح عنایت فرمائے - بیشک اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے -

تفسیر حقانی مین لکھا ہے کہ اس آیت کے نزول کا سبب یہ ہوا کہ جنگ بدر کے بعد بعض کہتے تھے کہ مین نے یون کیا کوئی کہتا تھا کہ مین نے بہادری کی اسپر یہ ارشاد ہوا کہ سب کچھ اللہ کے فضل سے ہوا بلکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جو بوقت مقابلہ ریتی اور کنکرون کی مٹھی پھینکی تھی جس سے کفار کی آنکھین بند ہوگئین اور جسکی وجہ سے مسلمان غالب ہوئے یہ بھی ہمارے ہی ید قدرت کا کام تھا - اس جملہ سے ہمیشہ کے لیے عجب اور انانیت کا خاتمہ کر دیا گیا -

ذرا سا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اگر اس آیت سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کہین تو جنگ بدر مین جتنے مسلمان تھے ان کو بھی خدا کہنا لازم آتا ہے کیونکہ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ کے پہلے اللہ جل شانہ مسلمانون سے خطاب کر کے فرماتا ہے فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ یعنی اے مسلمانو تمنے کفار کو نہین قتل کیا بلکہ اللہ نے انکو قتل کیا کوئی مسلمان الا ان لوگون کے جو خود انسان

مین خدا کی ذات کے وجود کو بتلاتے ہین اس بات کو تجویز نہین کریگا۔ ان لوگون کے اعتقاد کی روسے تو مسلمانون نے جنکو قتل کیا وہ بہی خدا تہے پہر یہ لڑائی کس کے درمیان ہوئی اور کس نے کسکو قتل کیا سمجہہ مین نہین آتا اعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

مین اس رسالہ کے پہلے حصہ کو سورۂ نحل کی چند آیات پر ختم کرتا ہون تاکہ مسلمان بہائیون کو معلوم ہوجائے کہ توحید کے متعلق انکے عقاید کتاب الٰہی کے موافق ہین یا نہین۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ **ترجمہ**۔ بہلا آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا اور آسمان سے تمہارے لیے پانی کس نے برسایا۔ ہم ہی نے برسایا۔ پہر پانی کے ذریعہ سے ہم نے خوشنما باغ اگائے تمہارے بس کی تو بات نہ تہی کہ تم ان کے درختون کو اگا سکو۔ کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بہی ہے نہین۔ مگر یہی بے سمجہہ لوگ ہین کہ ناحق

کجروی کرتے ہین - بہلا کس نے زمین کو آدمیون اور جانورون کے ٹھہرنے کی جگہہ بنایا اور
اسکے بیچ بیچ مین ندی نالے بنائے اور اسکے ایک وضع خاص پر رکہنے کے لیے اٹل پہاڑ
بنائے اور میٹھے اور کھاری دو سمندرون مین حد فاصل رکہی کہ ایک دوسرے سے نہ ملنے پائین
کیا اللہ کے ساتہہ کوئی اور معبود بہی ہے - نہین - مگر ان مین اکثر لوگ اتنی بڑی بات بہی
نہین جانتے - بہلا کون ہے کہ جب کوئی شخص بے قرار ہو کر اس سے فریاد کرے اور وہ
اس بے قرار کی فریاد کو پہونچے اور اسکی مصیبت کو ٹال دے اور کون ہے جو زمین مین
تمکو اپنا نایب بناتا ہے کہ تم اسمین مالکانہ تصرف کرتے ہو - کیا اللہ کے ساتہہ کوئی
اور معبود بہی ہے - نہین - مگر تم لوگ غور اور فکر کو بہت ہی کم کام مین لاتے ہو - بہلا کون
ہے جو تمکو خشکی اور تری کی تاریکیون مین راہ دکہاتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت یعنی
مینہ کے آگے آگے ہواؤن کو بارش کی خوشخبری دینے کے لیے بہیجتا ہے - کیا اللہ
کے ساتہہ کوئی اور معبود بہی ہے - جیسے جیسے یہ لوگ شرک کرتے ہین اللہ کی شان اس سے
بالاتر ہے - بہلا کون ہے جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے پہر اسیطرح کی مخلوقات بار بار
پیدا کرتا رہتا ہے اور کون ہے جو تمکو آسمان و زمین سے روزی دیتا ہے - کیا اللہ کے ساتہہ
کوئی اور معبود بہی ہے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر دعوے شرک مین سچے ہو تو
اپنی دلیل پیش کرو -
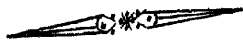
قسم دوم یعنی وہ آیتیں جنمین سابق کے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا ذکر ہے

حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیم کا ذکر سورہ ہود مین اسطرح سے ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی
قَوْمِهٖٓ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ
یَوْمٍ اَلِیْمٍ ○ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا
وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ج وَمَا نَرٰی لَكُمْ عَلَیْنَا
مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ○ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ط اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا
كٰرِهُوْنَ ○ وَیٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا ط اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ وَمَآ
اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ط اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○
وَیٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ وَلَآ اَقُوْلُ
لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ
لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ط اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ
اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ
وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ○ **ترجمہ** ۔ اور ہم ہی نے نوح کو انکی قوم کی طرف بھیجا اور
انہون نے اپنی قوم کے لوگون سے کہا کہ مین تم کو عذاب خدا کا صاف صاف ڈر سناتے

آیا ہون اور تم کو سمجھاتا ہون کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کیا کرو ایسا کروگے تو مجھکو
تمہاری نسبت ایک روز دردناک کے عذاب کا بڑا ہی خوف ہے۔ اس پر انکی قوم کے سردار
جو ان کو نہین مانتے تھے لگے کہنے کہ ہم کو تو تم ہمارے ہی جیسے بشر دکہائی دیتے ہو اور ہمارے
نزدیک صرف وہی لوگ تمہارے پیرو ہو گیے ہین جو ہم مین رذلے ہین اور پیرو بہی ہو گیے
ہین تو سرسری نظر سے اور ہم تو تم لوگون مین اپنے سے کوئی برتری پاتے نہین بلکہ ہم
تم کو جہوٹا سمجھتے ہین۔ نوح نے کہا بہائیو بہلا دیکہو تو سہی اگر مین اپنے پروردگار کے کہلے
رستے پر ہون اور اسنے مجھکو اپنی سرکار سے نعمت پیغمبری عطا فرمائی ہے پہر وہ رستہ تم کو
دکہائی نہین دیتا تو کیا ہم اسکو زبردستی تمہارے گلے مڑہ رہے ہین اور تم ہو کہ اسکو ناپسند
کیے چلے جاتے ہو۔ اور بہائیو مین اس سمجھانیکے صلے مین تم سے طالب زر نہین ہون میری
مزدوری تو بس اللہ ہی پر ہے اور نہ مین ان لوگون کو جو ایمان لا چکے ہین اپنے پاس سے
نکال دے سکتا ہون کیونکہ انکو بہی اپنے پروردگار کے ہان جانا ہے ایسا نہو خدا سے
فریاد کرین۔ مگر مین دیکھتا ہون کہ تم لوگ ناحق کی جہالت کرتے ہو۔ اور بہائیو اگر مین ان
غریب ایمان والون کو نکال بہی دون تو خدا کے مقابلے مین کون میری مدد کو کہڑا ہو جائیگا
کیا تم اتنی بات بہی نہین سمجھتے۔ اور مین تم سے دعوی نہین کرتا کہ میرے پاس خدائی خزانے
ہین اور نہ مین یہ دعوی کرتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین اپنی نسبت کہتا ہون کہ مین
فرشتہ ہون اور جو لوگ تمہاری نظرون مین حقیر ہین مین انکی نسبت یہ بہی نہین کہہ سکتا کہ خدا
ان پر اپنا فضل کرے ہی گا نہین اسکے دل کی بات کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ اگر مین

بڑہ بڑہ کر ایسی باتین کرون تو اس صورت مین ظالمون مین کا ایک ظالم مین۔ وہ بولے نوح
تو ہم سے جہگڑا اور بہت جہگڑ چکا تو اگر تو سچا ہے تو جس عذاب سے ہم کو ڈراتا ہے اسکو ہم پر
لا چک۔ نوح نے کہا کہ خدا کو منظور ہوگا تو وہی عذاب کو بہی تمپر لا نازل کریگا اور پہر تم اسکو
ہرا بہی نہ سکو گے۔

ان آیات مین حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت الی اللہ اور انکی قوم کے لوگون کی
سرکشی کا بیان ہے حضرت نوح نے ان لوگون کو چہوٹتے ہی فرمایا کہ اللہ کی عبادت مین
کسی کو شریک نہ کرو۔ اسکے جواب مین انکی قوم نے کہا کہ تم ہم جیسے آدمی ہو جو لوگ تمہارے
پیرو ہو گیے ہین وہ تو ہم کے عزت دار آدمی نہین ہین اسلیے بے سمجھے بوجہے تمہارے
پیچہے ہو لیے ہین ایسی حالت مین تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہین۔ حضرت نوح نے فرمایا کہ اللہ
اپنے فضل سے اگر مجہکو سیدہی راہ بتلاے اور تم اس سے بے خبر ہو تو میرا کام تمکو خبردار
کر دینا ہے اور بس مجبور کرنا تو میرے اختیار مین نہین ہے۔ میرے راہ حق پر ہونیکی دلیل
یہی ہے کہ مین تم سے مال طلب نہین کرتا ہون اور نہ مین تم کو کسی غرض سے راضی رکہنے کے
لیے ان غریب لوگون کو جو مجہہ پر ایمان لے آئے ہین اپنے نزدیک سے ہانک دیسکتا ہون
کیونکہ مجہکو اللہ کا خوف ہے اور یہ یقین ہے کہ اسکے مقابلہ مین تم میری مدد نہ کر سکو گے۔
اسقدر تفہیم کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ مجہکو جہوٹا جو خیال کرتے ہو۔ کی
کیا وجہ ہے مین نے یہ دعویٰ نہین کیا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہین اور نہ یہ کہا کہ مجہکو
غیب کی باتون کا علم ہے یا مین فرشتہ ہون۔ مین تو انسان ہی ہون اور میرا حال یہ ہے کہ

جن لوگون کو تم حقیر سمجھتے ہو انکی نسبت بہی مین یہ نہین کہتا کہ اللہ انکو اپنے فضل سے محروم رکہیگا کیونکہ اللہ دلون کو دیکہتا ہے اور مین انکے دل کی حالت سے واقف نہین ہون تمہارے ساتہہ مین بہی اگر ناحق کی جہالت کرکے ان لوگون کو حقیر سمجہنے لگون تو میرا شمار بہی بے انصافون مین ہوگا۔ حضرت نوح کی اس بحث سے قوم کے متکبر لوگ آخر عاجز ہو گئے اور یہ کہا "تم بہت کچہہ جہگڑ چکے۔ ہمارے پاس کوئی جواب نہین الا اسکے کہ جس عذاب کا وعدہ کیا جاتا ہے وہی لاؤ تاکہ تمہاری سچائی ظاہر ہوجائے۔ اسپر حضرت نوح نے فرمایا کہ یہ کام بہی میرے اختیار مین نہین ہے اگر اللہ کو یہی منظور ہے تو عذاب آکر رہیگا اور اُسوقت تم نے جسطرح مجھکو عاجز کردیا ہے اللہ کو عاجز نہ کر سکوگے۔

اِس قصہ سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کی اُس جماعت کے دل مضبوط اور حوصلے بلند ہونے چاہئین جنکی نسبت لوگ بہی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی وجہ سے اقسام کی سخت کلامی کرتے ہین۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ نرے کٹ ملا ہین انکو دنیا کے مصالح سے کیا خبر اور کوئی کہتا ہے کہ یہ رذیل لوگ ہین اپنی عزت جتلانیکے لیے انہون نے وعظ ونصیحت کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ ان جگرخراش باتون پر صبر ضرور ہے۔ آدمی اپنے فرض منصبی کو ادا کرتا رہے اور اسکے صلہ کا امیدوار عباد اللہ سے نہین بلکہ اللہ سے رہے۔

حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت الی الحق کا ذکر سورۂ ہود مین اسطرح آیا ہے وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۝ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا

تعقلون ○ ویٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا
ویزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولوا مجرمین ○ قالوا یٰھود ما جئتنا ببینۃ
وما نحن بتارکی الھتنا عن قولک وما نحن لک بمؤمنین ○ ان
نقول الا اعترٰیک بعض الھتنا بسوء ط قال انی اشھد اللہ واشھدوا
انی بریء مما تشرکون ○ من دونہ فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون
انی توکلت علی اللہ ربی وربکم ما من دابۃ الا ھو اٰخذ بناصیتھا ط
ان ربی علی صراط مستقیم ○ فان تولوا فقد ابلغتکم ما ارسلت
بہ الیکم ویستخلف ربی قوما غیرکم ولا تضرونہ شیئا ط ان ربی علی کل
شیء حفیظ ○ **ترجمہ**۔ اور عاد کی طرف ہم نے انہین کے ہم قوم بہائی ہود کو پیغمبر
بناکر بہیجا انہون نے اپنی قوم کے لوگون کو سمجہایا کہ بہائیو خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا
تمہارا کوئی معبود نہین اور خدا کے ساتہ جو شریک کرتے ہو یہ تم نری بہتان بندیان کرتے ہو
بہائیو اس سمجہانیکے عوض مین تم سے کوئی مزدوری تو مانگتا نہین میری مزدوری تو اسی کے
ذمہ ہے جس نے مجہکو پیدا کیا۔ تو کیا تم اتنی بات بہی نہین سمجہتے۔ اور اے بہائیو اپنے
پروردگار سے اپنے قصورون کی معافی مانگو پہر آگے کو اس کی جناب مین توبہ کرو کہ وہ تم پر
اسکے صلے مین خوب برستے ہوئے بادل بہیجے گا اور تمہارے بل بوتے مین برکت دیکر
اسکو اور بڑہا دیگا اور سرکشی کرکے اس سے انحراف نہ کرو۔ وہ لگے کہنے کہ ہود تو ہمارے
پاس کوئی دلیل تو لیکر آیا نہین اور تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودون کو چہوڑنیوالے

نہین اور نہ ہم تم پر ایمان لانیوالے ہین۔ ہم تو بس یہی کہتے ہین کہ تجہپر ہمارے معبودون مین
سے کسی کی مار پڑگئی ہے کہ تم ایسی بہکی بہکی باتین کرتے ہو۔ ہود نے جواب دیا کہ مین خدا کو
گواہ کرتا ہون اور تم بہی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جو تم دوسرے شریک بناتے ہو مین تو انسے
بالکل بیزار ہون تو تم سب ملکر میرے ساتہ اپنی بدی کر چلو اور مجہکو مہلت نہ دو مین تو اللہ ہی
پر بہروسہ رکہتا ہون کہ وہ میرا بہی پروردگار ہے اور تمہارا بہی پروردگار ہے۔ جتنے جاندار
ہین سب ہی کی تو چوٹی اسکے ہاتہ مین ہے۔ بے شک میرا پروردگار عدل و انصاف کے
سیدہے رستے پر ہے۔ اسپر بہی اگر تم لوگ اس سے پہرے رہو تو جو حکم دے کر مین تمہاری طرف
بہیجا گیا ہون وہ تو مین تم کو پہونچا چکا اور میرا پروردگار تمہارے سوا دوسرے لوگون کو تمہاری
جگہہ لا کہڑا کرے گا اور تم اسکا کچہہ بہی نہ بگاڑ سکوگے بے شک میرا پروردگار ہر چیز کا
نگرانِ حال ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام نے بہی اپنی قوم کو شرک اور بت پرستی
مین مبتلا پاکر ان کو اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہا اور اسکے فواید دنیوی یہ بتلاے کہ اللہ جل شانہ
اُن پر اپنی رحمت یعنی بارش بہیجے گا اور انکی کہیتی باڑی مین برکت دیگا جو کام انکے معبودون
کے اختیار سے خارج تہا۔ اسکا جواب ہود علیہ السلام کو بہی ملا جو آج بہی بعض مشرکین موحد
مسلمانون کو دیا کرتے ہین کہ تم دیوانے ہوگیے ہو تمپر ہمارے معبودون کی پہٹکار پڑگئی ہے
ہم تو تمہاری ایسی باتون کو سُنکر اپنے معبودون کو چہوڑنے والے نہین۔ حضرت ہود نے فرمایا
کہ مین تو علانیہ کہتا ہون کہ تمہارے معبودون سے مجہکو نفرت ہے بہلا تم اور تمہارے معبود

سب ملکر میری بدی کے درپے ہوجاؤ اور مجھکو اُس بدی سے بچنے کا سامان کرنیکے لیے بھی کوئی مہلت نہ دو پھر دیکھہ لو کہ تم مجھکو کسی قسم کا نقصان پہونچا سکتے ہو یا نہین۔ اگر نہ پہنچا سکو تو تم کو یقین کر لینا چاہیے کہ میرا اور تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جسپر مجھکو بھروسہ ہے اور ہم سب اسی کے قبضہ مین ہین۔ میرا بس یہی فرض ہے کہ تمکو یہ یقین حاصل ہوجاے اور تم سب اللہ کے سیدھے رستے پر ہوجاؤ۔ اسپر بھی اگر نہ مانوگے تو مین ذمہ دار نہین ہون میرا کام صرف حکم کا پہونچا دینا ہے۔ اگر تم اپنی بداعمالیون پر اصرار کروگے تو اللہ تم کو قبل از وقت نیست و نابود کرکے تمہاری جگہہ دوسری قوم کو قایم کرےگا اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے جو اس سے پہلے قوم نوح کو پیش آچکی ہے اور وہ لوگ اسکو دفع نہین کرسکے اور نہ خدا کا کچھہ بگاڑ سکے۔

آخر قوم عاد نے حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت کو نہ مانا اور انھون نے اپنے پیغمبر سے جو کچھہ کج بحثی کی اور اسکا نتیجہ کیا ہوا اسکا ذکر سورۂ اعراف مین اسطرح ہے۔ قَالُوٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ ترجمہ۔ ان لوگون نے ہود سے پوچھا کیا تم ہمارے پاس اس غرض سے پیغمبر بنکر آئے ہو کہ ہم اکیلے ایک خدا کی عبادت کرنے لگین اور جن معبودون کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہین ان سبکو چھوڑ بیٹھین پس اگر

سچے ہو تو ہم پر عذاب کا ہم کو ڈراوا دکھاتے ہو سو ہم پر لا نازل کر دو۔ ہود نے جواب دیا کہ بس جان رکھو کہ کوئی دم میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہوا کا ہوا کیا تم مجھسے ان باد ہوائی ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جنکے مصداق تو کچھ نہیں اور تم نے اور تمہارے بڑوں نے نام ہی نام گھڑ رکھے ہیں اور اللہ تے انکی کوئی سند نہیں اُتاری۔ بھلا تو تم عذاب کا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ آخر کار ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو اور ان لوگوں کو جو اُسکے ساتھ تھے بچا لیا اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے انکی جڑ کاٹ کر پھینک دی اور وہ ایمان لانیوالے تھے بھی نہیں۔

تفسیر حقانی میں لکھا ہے کہ ایک سیاہ ابر نمودار ہوا اور لوگوں نے خیال کیا کہ اس سے پانی برسے گا لیکن حقیقت میں وہ آندھی تھی نزدیک آئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی چیزیں چیلوں کی طرح آسمان میں اُڑ رہی ہیں۔ یہ دیکھکر اپنے مکانوں اور امن کی جگہوں کی طرف دوڑے مگر قہر الٰہی سے کوئی کہاں بچ سکتا ہے چھپر اور مکان بھی اُڑنے لگے دیواریں گر پڑیں اور اسطرح قوم عاد کا خاتمہ ہوا۔ حضرت ہود علیہ السلام اور وہ لوگ جو ان پر ایمان لائے تھے ایک جگہ میں محفوظ رہے انتہا ملخصاً۔

حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت الی اللہ اور انکی قوم یعنی ثمود کی زیادتی کا ذکر سورہ ہود میں اسطرح آیا ہے وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ○ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا أَتَنْهَانَا

اَنۡ نَّعۡبُدَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیۡ شَکٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡهِ مُرِیۡبٍ ○ قَالَ یٰقَوۡمِ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کُنۡتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَاٰتٰىنِیۡ مِنۡهُ رَحۡمَةً فَمَنۡ یَّنۡصُرُنِیۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ عَصَیۡتُهٗ فَمَا تَزِیۡدُوۡنَنِیۡ غَیۡرَ تَخۡسِیۡرٍ ○ **ترجمہ**۔ اور ثمود کی طرف ہم نے انکے ہم قوم بہائی صالح کو پیغمبر بناکر بہیجا تو انہون نے اپنی قوم کے لوگون سے کہا کہ بہائیو خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہین اسی نے تم کو زمین کی مٹی سے بنا کھڑا کیا اور تم کو اس مین بسایا تو اُسی سے گناہون کی معافی مانگو اور آئندہ اسی کی جناب مین توبہ کرو بے شک میرا پروردگار ہر ایک کے پاس ہے سبکی سُنتا اور دعا قبول کرتا ہے۔ وہ لگے کہنے صالح اس سے پہلے تو ہم لوگون مین تم سے بڑی بڑی امیدین کی جاتی تہین کہ تم ہر طرح ہمارا ساتہہ دوگے سو کیا تم ہم کو ان معبودون کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کو ہمارے باپ دادے پوجتے چلے آئے ہین اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اسکی نسبت بڑے شک مین پڑے ہین جس نے ہم کو سخت حیرت مین ڈال رکہا ہے۔ صالح نے جواب دیا کہ بہائیو بہلا دیکہو تو سہی اگر مین اپنے پروردگار کے کہلے رستے پر ہون اور اُسنے مجہپر اپنا کرم کیا ہے پہر اگر مین اسی کی نافرمانی کرنے لگون تو ایسا کون ہے جو خدا کے مقابلے مین میری مدد کو کھڑا ہو تو ایسی صلاح بد سے الٹا میرا اور نقصان ہی کر رہے ہو

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام نے بہی اپنی قوم یعنی ثمود کو خدای واحد کی عبادت کرنیکے لیے کہا اور اسی ایک ذات کے مستحق عبادت ہونے پر یہ دلیل پیش کی کہ وہ تم کو عدم سے عرصۂ وجود مین لایا اور پہر تمہاری زندگی کے سامان فراہم کیے

پس جہالت کی وجہ سے اوروں کو تم نے معبود جو ٹھہرا رکھا ہے اُس سے باز آؤ اور اپنے گناہوں کی معافی خدا سے مانگو تو وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ اسکے جواب میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ تمکو تو ہم ہونہار✝ سمجھتے تھے اور تم سے ہمکو بہت کچھ امیدیں تھیں یہ کیا ہوا کہ تم ہم کو اپنے باپ داداؤں کے دین سے پھیر کر ایک نیا دین تعلیم کرنا چاہتے ہو جسکی صحت کی نسبت ہمکو بڑا ہی شک ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے جب اپنے فضل و کرم سے مجھکو سیدھی راہ بتلائی ہے تو مجھکو اسکا فرمانبردار ہونا چاہیے۔ تمہارا ساتھ دینے میں تو اسکی نافرمانی ہوتی ہے جس سے میں مستحق عذاب ٹھہرونگا اور تم لوگ اُس حالت میں میری تائید نہ کر سکو گے پس تمہاری یہ راے کہ مجھکو تمہارا موافق ہونا چاہیے میرے سراسر نقصان کا باعث ہوگی۔

سورۂ اعراف میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کی سرکشی اور اسکے نتیجہ کا ذکر اسطرح ہے

وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ۝ **ترجمہ** اور کہا

✝ اس جملہ سے ثابت ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو چونکہ خدا پیغمبری کے مرتبہ سے ممتاز فرمانا چاہتا تھا انکے اخلاق بچپن ہی سے ایسے عمدہ تھے کہ انکی قوم کے لوگ انکو ہونہار سمجھتے تھے اور انکی نہایت عزت کرتے تھے مگر افسوس ہے کہ جہاں انہوں نے قدیم رسم کو باطل ہونیکی وجہ سے مٹانا چاہا لوگ انکے دشمن ہوگیے اور برا بھلا کہنے لگے۔ یہی واقعہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی پیش آیا۔

کہ اے صالح جس عذاب کا تم ہم کو ڈراوا دکہاتے تہے اگر واقع مین تم پیغمبر ہو تو اسکو ہم پر لا نازل کرو۔ پس ان کو زلزلہ نے آلیا اور اپنے گہرون مین جیسے بیٹھے تہے ویسے ہی بیٹھے کے بیٹھے رہ گیے۔ جب ثمود پر عذاب نازل ہو چکا تو صالح اُنکے پاس سے ٹل گیے اور چلتے وقت اُنسے مخاطب† ہوکر کہا کہ بہائیو مین نے تو اپنے پروردگار کے احکام تمکو پہونچا دیے اور تمہاری خیرخواہی بہی کی مگر تمپر کچہہ ایسی شامت سوار تہی کہ تم خیرخواہون کو بہی اپنا دوست نہین سمجہتے تہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سورۂ مریم مین اسطرح سے ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ **ترجمہ**۔ اور اے پیغمبر قرآن مین ابراہیم کا مذکور بہی لوگون سے بیان کرو کہ وہ بہی بڑے ہی سچے بندے اور نبی تہے کہ جب اُنہون نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان آپ ان بتون کی پرستش کیون کرتے ہو جو نہ کچہہ سُنتے اور نہ کچہہ دیکہتے اور نہ آپکے کچہہ کام آسکتے ہین۔ ابا جان مجہکو خدا کی طرف سے ایسی معلومات حاصل ہوئی ہے جو آپ کو حاصل نہین ہوئی تو آپ میرے پیچہے ہو لیجیے مین آپکو دین کا سیدہا رستہ دکہا دونگا۔

اسپر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد اور اُنکی قوم نے جو جہگڑا کیا اور حضرت ابراہیم نے اُنکو جو جواب دیا اسکا ذکر سورۂ انعام مین اسطرح آیا ہے۔ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ

† یہ کلام حسرت اور تاسف کے ساتہہ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی معذب قوم کی لاشوں سے کیا تہا۔

اَتُحَآجُّوْنِّیْ فِی اللّٰہِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِکُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ○ وَکَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَکْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۭ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ ○ **ترجمہ** اور

اُنکی قوم کے لوگ لگے ان سے اس بات پر جھگڑنے تو ابراہیم نے کہا کیا تم مجھسے خدا کے بارے مین جھگڑتے ہو حالانکہ وہ تو مجھکو اپنا سیدھا راستہ دکھا چکا ہے اور جن بتون کو تم اسکا شریک مانتے ہو مین تو انسے کچھہ ڈرتا ورتا نہین کہ مجھکو کچھہ نقصان پہونچا دینگے مگر ہان جو میرا پروردگار ہی مجھکو کچھہ نقصان پہونچانا چاہے تو اُسکی مرضی - میرا پروردگار تو علم کی رو سے سب چیزون پر حاوی ہے کیا تم اس بات کا خیال نہین کرتے - اور جن چیزون کو تم شریک خدا کی بناتے ہو مین ان سے کیونکر ڈرنے لگا جبکہ تم اس بات سے مطلق نہین ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھہ ایسی چیزون کو شریک بنایا جسکی کوئی دلیل خدا نے تمہارے لیے نہین اُتاری تو ہم دونون فریق مین سے کون سا فریق امن واطمینان سے رہنے کا زیادہ حقدار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو تو تم آپ ہی سمجھہ لو - جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور انہون نے اپنے ایمان مین بے انصافی شرک کی آمیزش نہین کی یہی لوگ ہین جو امن واطمینان خاطر کے مستحق ہین اور یہی لوگ راہ راست پر بھی ہین - اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے قایل معقول کرنیکو بتائی -

أَتُحَآجُّوٓنِّي فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ رَبِّي شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○ وَكَيْفَ أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ إِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ **ترجمہ** اور اُنکی قوم کے لوگ لگے ان سے اس بات پر جھگڑنے تو ابراہیم نے کہا کیا تم مجھسے خدا کے بارے مین جھگڑتے ہو حالانکہ وہ تو مجھکو اپنا سیدھا رستہ دکھا چکا ہے اور جن بتون کو تم اسکا شریک مانتے ہو مین تو انسے کچھہ ڈرتا ورتا نہین کہ مجھکو کچھہ نقصان پہونچا دینگے مگر ہان جو میرا پروردگار ہی مجھکو کچھہ نقصان پہونچانا چاہے تو اُسکی مرضی ۔ میرا پروردگار تو علم کی رو سے سب چیزون پر حاوی ہے کیا تم اس بات کا خیال نہین کرتے ۔ اور جن چیزون کو تم شریک خدائی بناتے ہو مین ان سے کیونکر ڈرنے لگا جبکہ تم اس بات سی مطلق نہین ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھہ ایسی چیزون کو شریک بنایا جسکی کوئی دلیل خدا نے تمہارے لیے نہین اُتاری تو ہم دونون فریق مین سے کون سا فریق امن واطمینان سے رہنے کا زیادہ حق دار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو تو تم آپ ہی سمجھہ لو ۔ جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور انہون نے اپنے ایمان مین بے انصافی شرک کی آمیزش نہین کی یہی لوگ ہین جو امن واطمینان خاطر کے مستحق ہین اور یہی لوگ راہ راست پر بھی ہین ۔ اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے قایل معقول کرنیکو بتائی ۔

آبَآءِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ ؕ مَا کَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِکَ بِاللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَیۡنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ۝ یٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ ءَاَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَیۡرٌ اَمِ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ؕ ۝ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّیۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُکُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝ **ترجمہ**۔ مین شروع سے ان لوگون کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہون جو خدا پر ایمان نہین رکھتے اور آخرت سے بھی منکر ہین۔ اور مین اپنے باپ دادا ون یعنی ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے دین پر چلتا رہا ہون ہمکو شایان نہین کہ خدا کے ساتھہ کسی چیز کو شریک بنائین یہ عقیدہ خدا کا ایک فضل ہے جو اسنے ہم پر اور لوگون پر کیا ہے مگر اکثر آدمی اسکی اس نعمت کا شکر نہین کرتے۔ اے یاران محبس بھلا دیکھو تو سہی کہ جدا جدا معبود اچھے یا خدا ہی یگانہ و زبردست تم لوگ خدا کے سوا نرے نامون ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا ون نے اپنے دل سے گھڑ رکھے ہین۔ خدا نے تو انکے معبود ہونیکی کوئی سند اتاری نہین۔ تمام جہان مین حکومت تو بس ایک اللہ ہی کی ہے اور اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی پرستش کرو۔ یہی دین کا سیدھا رستہ ہے مگر افسوس اکثر لوگ نہین جانتے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اللہ ہی پر ایمان لانے اور اسکی عبادت کرنیکا حکم فرمایا اور کہا کہ میرے آبا و اجداد بھی پیغمبر ہین جن پر اللہ نے فضل کیا اور انکے ذریعہ سے لوگون کو توحید کی تعلیم فرمائی لیکن افسوس ہے کہ اکثر آدمی اس نعمت کی قدر

نہین کرتے ہین۔ عقیدۂ توحید کے نعمت ہونے پر حضرت یوسف نے یہ دلیل پیش فرمائی کہ کسی غلام کے لیے ایک مالک کا ہونا اچھا ہے یا کئی مالکون کا اور جب خدائی واحد ہی سب کا مالک زبردست ہے تو انسانون کو چاہیے کہ اُسکی بندگی کرین۔ اس کے بعد حضرت یوسف نے جن معبودون کی پرستش کی جاتی تہی اُن کا بے حقیقت محض ہونا بیان فرمایا اور کہا کہ تم اور تمہارے باپ دادا اُون نے اُنکو معبود خیال کر رکہا ہے حالانکہ یہ معبود نہین ہین کیونکہ خدا تعالیٰ نے جو معبود برحق ہے اُنکے معبود ہونیکی کوئی سند نہین اُتاری ہے۔ تمام جہان مین جب اُسی ایک کی حکومت ہے اور اُسنے جب کہ یہ حکم دیدیا ہے کہ اسی کی پرستش کی جاوے تو پہر اسکے سوا دوسرا دین اختیار کرنا محض نادانی ہے۔

یہی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے ملاقات ہونے اور بہائیون سے صفائی ہونیکے بعد جو دعا اللہ کی جناب مین کی تہی وہ بہی سورۂ یوسف سے اس مقام مین نقل کی جاتی ہے تاکہ ناظرین سمجہہ لین کہ حضرت یوسف اللہ جل شانہ کے ایک مخلص بندے تہے یا خود خدا جیسا کہ اوپر کے شعر سے مفہوم ہوتا ہے۔ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ ترجمہ۔ اے میرے پروردگار تونے اپنی مہربانی سے مجہکو حکومت سے بہی حصہ دیا اور بقدر مناسب مجہکو خواب کی باتون کی تعبیر دینی بہی سکہائی۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے دنیا و آخرت دونون مین تو ہی میرا کارساز ہے۔ تو مجہکو اپنی فرمانبرداری کی حالت مین دنیا سے

اُٹھا لے اور مجھکو اپنے نیک بندون مین لیجا کر داخل کر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی جب اللہ کے حکم سے فرعون اور اسکی قوم کو راہِ حق کی طرف بلایا تو فرعون نے اپنی حکومت کے غرے پر جو کچھ زیادتی کی اور حضرت موسیٰ نے اسکا جو جواب دیا اسکا ذکر سورہ مومن کی ان آیات مین ہے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ○ وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۖ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ يَعِدُكُمْ ۖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○ ترجمہ۔ اور فرعون نے اپنے درباریون سے کہا کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو اور وہ اپنے پروردگار کو اپنی مدد کے لیے بلائے۔ مجھکو اندیشہ ہے کہ کہین ایسا نہو کہ تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک مین فساد نکال کھڑا کرے۔ اور موسیٰ نے کہا کہ مین تو اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار یعنی خدائے واحد کی پناہ لے چکا ہون اور وہ مجھکو ہر ایک مغرور کی شر سے محفوظ رکھیگا جو روز حساب یعنی قیامت کو نہین مانتا۔

اور فرعون کے لوگون مین سے ایک مرد ایماندار تھا اور اپنے ایمان کو چھپاتا تھا وہ یہ ماجرا سنکر بولا کہ کیا تم صرف اتنی بات پر ایک شخص کے قتل کے درپے ہو کہ وہ خدا ہی کو اپنا پروردگار بتاتا ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لیکر

بہی آیا ہی اور اگر بالفرض یہ شخص جہوٹا بہی ہو تو اسکے جہوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور سچا ہوا تو جس جس عذاب کا تم سے وعدہ کرتا ہے ان مین سے کوئی نہ کوئی تو تم پر ضرور آ نازل ہوگا - بے شک جو شخص حد سے بڑہا ہوا اور جہوٹا ہو خدا اُسکو نیک ہدایت نہین دیا کرتا ہے

ان آیات سے ظاہر ہے کہ فرعون حضرت موسی کا سخت دشمن ہوگیا تہا کیونکہ اُنہون نے اسکے دعوی خدائی کو باطل کرنا چاہا - اسپر اسنے اپنے لوگون سے مشورہ کی کہ کسیطرح حضرت موسی کو مار ڈالے - یہ خبر حضرت موسی کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ مجہکو فرعون سے کسی قسم کی مضرت نہین پہونچ سکتی ہے کیونکہ مین اللہ کی طرف سے مامور ہون وہی مجہکو جمیع سرکشون سے جو از راہ تکبر قیامت پر ایمان نہین رکہتے ہین اپنی پناہ مین لیگا - حضرت موسی علیہ السلام کے معجزون کو دیکہہ کر بعض لوگ فرعون کے خوف سے چہپے چہپے ایمان لا چکے تہے - انہین کا ایک شخص حضرت موسی کے قتل کی تدبیرون کو معلوم کرکے کہنے لگا کہ تم لوگ یہ کیسی زیادتی کرتے ہو - موسی کی صرف اس خطا پر کہ وہ اللہ ہی کو اپنا پروردگار بتاتے ہین تم ان کو قتل کرنا چاہتے ہو حالانکہ وہ اپنے دعوی پر دلایل بہی لے آئے ہین - مین موسی کی خیرخواہی سے نہین بلکہ تمہاری خیرخواہی سے کہتا ہون کہ اگر بالفرض وہ جہوٹے ہین تو تم انکو انہین کے حال پر چہوڑ دو اپنے جہوٹ کا نتیجہ وہ خود پالینگے لیکن اگر وہ سچے ہین تو بالضرور تم اُس عذاب مین مبتلا ہوجاؤ گے جس کا خوف دلایا جاتا ہے اور تم کو اس وقت نجات کا کوئی راستہ نہین ملیگا - اسلیے میری صلاح تو یہ ہے کہ تم فرعون کا ساتہہ نہ دو اور دیکہو کہ کون غالب آتے ہین کیونکہ اللہ جہوٹے اور حد سے بڑہے ہوئے شخص کو ہرگز کامیابی کی راہ نہین بتلاتا ہے

آخر ش فرعون نے اپنی حکومت کو زوال سے بچانیکے لیے یہ تجویز کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزون کا مقابلہ ساحرون سے کرائے اور آپکو عاجز کر کے بنی اسرائیل کو اپنی طرف کرلے۔ چنانچہ ساحر جمع ہوئے اور اُنسے بہت کچھہ انعام و اکرام کا وعدہ کیا گیا۔ لیکن خدا جسکی تائید پر ہو اُسپر کون غالب آسکتا ہے نتیجہ الٹا ہوا خود ساحر چونکہ اپنی سحر کی حقیقت سے واقف تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزون کو دیکھتے ہی یقین کر گیے کہ یہ بلاشبہہ اللہ کے کام ہین انسان کو انہین دخل نہین ہے پھر علی رُوس الاشہاد سب سے پہلے وہی ایمان لائے۔ اسپر فرعون کا غضب زیادہ ہوا اور اُسنے حکم دیا کہ ساحر سخت تکلیف کے ساتھہ قتل کر دئے جاوین۔ اسکے جواب مین ساحرون نے جو کچھہ کہا اسکا ذکر سورہ طٰہٰ مین اسطرح ہے۔ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ○ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ○ ترجمہ۔ جادوگر بولے کہ کُھلے کُھلے معجزے جو ہمارے سامنے آئے ان پر اور جس خدا نے ہمکو پیدا کیا اس پر تو ہم تجھکو کسی طرح ترجیح دینے والے ہین نہین تو جو تو کرنیوالا ہے کر گزر۔ تو دنیا کی اسی زندگی کے بارے مین حکم چلا سکتا ہے اور بس۔ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہین تاکہ وہ ہمارے گناہون کو معاف کرے اور خاصکر جادو کے گناہ کو جس پر تونے ہم کو مجبور کیا۔ اور اللہ کی دین تیری دین سے بہتر اور زیادہ دیرپا ہے۔

فرعون کی اس سرکشی اور زیادتی کا نتیجہ جو کچھہ ہوا اسکی کیفیت سبکو معلوم ہے یہان ذکر کرنیکی ضرورت نہین۔

سورۂ ابراہیم کے ایک مقام مین مجملاً انبیا علیہم السلام کی دعوت اور انکی قومون کی مخالفت کا ذکر اسطرح آیا ہے وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۞ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۞ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۞ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۞ **ترجمہ**۔ اور بولے جو حکم دیکر تم خدا کی طرف سے بھیجے گیے ہو ہم تو اسکو نہین مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اُسکی نسبت بڑے شک ورشک مین پڑے ہین۔ اُن کے پیغمبرون نے ان سے کہا کیا تم کو خدا کے ہونے مین شک ہے جو آسمان وزمین کا بنانے والا ہے۔ وہ تم کو اسی لیے اپنی طرف بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کرے اور ایک وقت مقرر تک تم کو دنیا مین امن چین سے رہنے دے۔ وہ لگے کہنے کہ تم بہی تو بس ہماری طرح کے آدمی ہو چاہتے ہو کہ جن معبودون کو ہمارے بڑے پوجتے آئے ہین اُنکی پرستش سے ہمین روکدو۔ اچھا تو اگر تم اپنے دعوی مین سچے ہو تو ہم کو ہماری خواہش کے مطابق کوئی صاف وصریح معجزہ لا دکھاؤ۔ اِن کے پیغمبرون نے انسے کہا کہ بے شک ہم تمہاری ہی طرح کے آدمی ہین مگر خدا اپنے بندون مین سے جس پر

چاہتا ہے اپنا فضل کرتا اور اسکو خدمت پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے اور بے حکم خدا ہماری
مجال نہین کہ ہم کوئی معجزہ تم کو لا دکھائین اور اللہ ہی پر سب ایمان والون کو بھروسہ رکھنا چاہیے
اور ہمارے لیے کیا عذر ہو سکتا ہے کہ اسپر بھروسہ نہ کرین حالانکہ ہمارے یہ طریقے جن پر
ہم چل رہے ہین اسی نے ہم کو بتائے اور جیسی جیسی ایذائین تم ہم کو پہونچاتے رہے ہو
ابتک بھی ہم نے ان پر صبر کیا اور آیندہ بھی ہم ان پر ضرور صبر کرتے رہین گے اور توکل
کرنیوالون کو چاہیے کہ خدا ہی پر توکل کرین -

ان آیات مین سوائے اُن انبیا کے جنکا ذکر نام بنام آیا ہے اور انبیا کے حالات مجملاً
مذکور ہین جنکی تکذیب انکے وقت کی قومون نے کی تھی - جب کبھی انکو شرک اور بت پرستی سے
منع کیا گیا تو وہ سرے سے انبیا ہی کو جھٹلانے اور انکی دعوت کی صحت مین شک کرنے لگے
اسپر انبیا نے کہا کہ ہم تمکو کچھہ اپنی عبادت کی طرف نہین بلاتے ہین جو تم کو شک واقع ہو ہم تو اللہ
کی عبادت کرنیکے لیے کہتے ہین جسمین کسیطرح کا شک ہو نہین سکتا کیونکہ اسکے وجود کی دلیل آسمان
و زمین موجود ہے جو اسی کے بنائے ہوئے ہین اور خدا تعالیٰ تم کو جو اپنی عبادت کا حکم دیتا ہے
وہ بھی تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے تاکہ تمہارے گناہون کو معاف کرے اور تمہاری موت
قبل از وقت غیر معمولی طور پر یعنی تمہاری نافرمانی کی وجہ سے کسی عذاب کے نازل ہونے سے نہو
جب ان لوگون سے اسکا جواب بن نہ پڑا تو یہ کہنے لگے کہ تم بھی ہمارے مانند انسان ہو تم مین
پیغمبری کی فضیلت کہان سے آئی ہم لوگ کیون اس سے محروم رہے نہین نہین بلکہ تمہاری
غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے باپ دادون کے دین سے ہمکو پھیر دین خیر ہم تمکو اسوقت سچا

سمجھیں گے کہ ہماری فرمایش کے مطابق معجزات دکھائیں۔ اسکے جواب میں انبیاء علیہم السلام نے کہا کہ بیشک ہم تم جیسے انسان ہی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں ہر ایک کو پیغمبر نہیں بناتا ہے بلکہ جس کو اس کام کے لیے پسند فرماتا ہے اُسی کے سپرد کرتا ہے۔ باقی رہا تمہاری خواہش کے موافق معجزات کا دکھلانا یہ تو ہمارے اختیار میں نہیں اللہ کی مرضی پر موقوف ہے اور ہم چونکہ اس پر ایمان لاچکے ہیں ہمارا بھروسہ اُسی پر ہے کیونکہ جب اللہ ہی نے ہمکو دین کا سیدھا رستہ بتایا ہے تو ہمکو تمہاری ایذاؤں پر صبر کرنے اور تم پر غلبہ پانے کے لیے اسی کی تائید کے منتظر رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

انبیا علیہم السلام کی دعوت کے متعلق جو آیات اس رسالہ میں نقل کیگئی ہیں انکو یہی میں اب ختم کرتا ہوں۔ اِن کے مضمون پر غور کرنے سے انصاف پسند ناظرین کو معلوم ہوجاویگا کہ کلمۂ طیبہ کے صاف صاف معنوں میں لا یعنی نفی و اثبات کی بحث سے جو پیچیدگیاں پیدا کیگئی ہیں اور جسکی وجہ سے مسئلہ تثلیث کے مانند یہ بھی ایک معما سا ہوگیا ہے اسکی تائید اللہ جل شانہ کی کتاب سے جو ہماری ہدایت کے لیے نازل ہوئی ہے کسطرح ہوتی ہے یا نہیں۔

قسم سوم یعنی وہ آیتیں جنمیں رحمۃ للعالمین خاتم المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیم کے ذریعہ سے تفہیم کی گئی ہے

چونکہ آپ سے پہلے کئی انبیاء گزر چکے تھے اور انپر آسمانی کتابیں وقتاً فوقتاً نازل ہوئی تھیں جن میں تحریف ہونے اور عقیدۂ توحید میں خرابی پیدا ہونیکی وجہ سے آپکی ذات بابرکات

کی ضرورت ہوئی اسلیے آپ کو حکم ہوا کہ اہل کتاب کی دعوت ایک ایسی معقول طرز سے فرماوین
کہ انکے حق شناس علما کو سوائے اسکا ماننے کے کوئی چارہ نہو اور عوام جو علماء کے تابع ہوتے
ہین وہ بہی راہ راست پر ہوجاوین چنانچہ سورۂ ال عمران مین ارشاد ہوا ہے - قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ
تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا
يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا
مُسْلِمُوْنَ ○ **ترجمہ** - اے پیغمبر ان سے کہو کہ ای اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف
رجوع کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان مین یکسان مانی جاتی ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت
نہ کرین اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ ٹھہرائین اور اللہ کے سوا ہم مین سے کوئی کسیکو اپنا مالک
نہ سمجھے - پہر اگر ایسی سیدہی اور سچی بات کے ماننے سے بہی منہ موڑین تو مسلمانو ان لوگون سے
کہدو کہ تم اس بات کے گواہ رہو کہ ہم تو ایک ہی خدا کو مانتے ہین -

اِس آیت مین اہل کتاب کو انہین کے مسلمات سے الزام دیا گیا ہے یعنی جب تم اس بات
کو مانتے ہو کہ عبادت خاص اللہ ہی کی کرنی چاہیے اور اسکے سوا کسی کو اپنا مالک نہ بنانا چاہیے
کہ وہ جو کچھ کہے اسکو تسلیم کرلین تو تم کو اس سے باز آنا ضرور ہے کہ اپنے انبیاء کو خدا یا خدا کا
شریک ٹھہرائین اور اپنے بزرگون کی ایسی تعظیم کرین جس سے ان کا ہر ایک حکم بلا دلیل مان لیا
جائے اور وہ بمنزلۂ رب کے قرار دئے جائین - جب تم اس پر راضی ہوگئے تو پہر ہمارے اور
تمہارے درمیان کوئی اختلاف نہین رہا بلکہ اتحاد ہوگیا کیونکہ اسلام کے اصول یہی ہین - اگر
تم ان باتون کو نہ مانین بہی تو یہ گواہی بالضرور دینی پڑیگی کہ ہم مسلمان فقط اللہ کے فرمانبردار ہین -

مشرکین اللہ کے ساتھہ اورون کو معبود ٹھہرا کر انکی پرستش کرتے تھے۔ انکی طرف جو
خطاب کیا گیا اور جو مضبوط دلایل انکی تردید اور اسلام کی حقانیت مین پیش کیے گیے اس کا ذکر
سورۂ یونس کے ایک مقام مین اسطرح ہے۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ
دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ
وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ
فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ
لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۚ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ لوگو
اگر تم کو میرے دین کے بارے مین کسیطرح کا شک ہو تو مین تم سے صاف کیے دیتا ہون کہ
خدا کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو مین تو انکی عبادت کرتا نہین بلکہ مین تو اللہ ہی کی عبادت
کرتا ہون جو تم سبکی روحین قبض کر کے اپنے پاس بلا لیتا ہے اور مجھکو اسکی سرکار سے یہ حکم دیا گیا
ہے کہ مین ایمان والون کے زمرے مین رہون اور نیز خدا نے مجھسے یہ فرمایا ہے کہ اسی
دین کی طرف اپنا منہ کیے سیدہا چلا جا اور مشرکون کے زمرے مین ہرگز شامل نہ ہونا۔ اور خدا
کے سوا کسی کو نہ پکارنا کہ وہ تجھکو نہ تو نفع ہی پہونچا سکتا ہے اور نہ تجھکو نقصان ہی پہونچا سکتا
ہے اور اگر تو نے ایسا کیا تو اُس وقت تو بھی ظالمون مین سمجھا جاے گا۔ اور اگر خدا تجھکو کوئی
تکلیف پہونچاے تو اسکے سوا کوئی اُس تکلیف کا دور کرنے والا نہین اور اگر تجھکو کسی قسم کا

فایدہ پہونچانا چاہے تو کوئی اسکے فضل کا روکنے والا نہین - اپنے بندون مین سے جسکو
چاہے فائدہ پہونچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے -

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے کہ مشرکین سے کہدین کہ تم کو
اگر میرے دین مین کسیطرح کا شک ہے تو لیجئے مین اسکو رفع کرنیکے لیے صاف بیان کئے دیتا
ہون کہ اللہ کے سوا تم جن کی پرستش کرتے ہو مین اُن کو ہرگز پوجنے والا نہین ہون بلکہ مین
تو اُسکی عبادت کرتا ہون جسکے دست قدرت مین تم سب کی موت ہے اور مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ
اللہ پر ایمان لانیوالون کے زمرے مین شامل رہون کیونکہ دین کا یہی سیدھا رستہ ہے اور اللہ
کے سوا کسی کو نہ پکارون کیونکہ اُسکے سوا مجھکو نہ تو کوئی فایدہ ہی پہونچا سکتا ہے اور نہ نقصان
پس جب ایسے قادر مطلق کو چھوڑ کر مین مشرک ہو جاؤن تو مجھکو اللہ کی طرف سے کوئی نقصان
پہونچنے کی صورت مین تمہارے معبود اسکو رفع نہین کرسکین گے اور اگر اللہ مجھپر فضل کرنا چاہے
تو اُسکو کوئی روکنے والا بھی نہین ہے - کیونکہ وہ جسکو چاہتا ہے اُسپر اپنا فضل کرتا ہے اور
اُسکی ذات اپنے بندون کے لیے غفور اور رحیم ہے پس ایسی حالت مین مجھکو شرک اختیار
کرنیکی کوئی وجہ نظر نہین آتی -

سورۂ انعام کے ایک مقام مین یہی مضمون کسی قدر توضیح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے
قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ
قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُلْ
إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے پوچھو کہ کیا خدا جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے اسکے سوا کسی اور کو مین اپنا کارساز بناؤن اور وہ تو سب کو روزی دیتا ہے اور کوئی اُسکو روزی نہین دیتا کیونکہ وہ پاک اور بے نیاز ہے۔ اے پیغمبر یہ تو اس سوال کا کیا جواب دینگے تم ہی ان سے کہدو کہ مجھکو تو یہ حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے مین ہی صرف ایک خدا کا بندۂ فرمانبردار بنون اور اُس نے مجھ سے فرمادیا ہے کہ خبردار مشرکون مین شامل نہ ہونا۔ ای پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر مین اپنے پروردگار کی نافرمانی کردن تو مجھکو قیامت کر روز کے سخت عذاب کا بڑا ہی ڈر لگتا ہے۔ اس دن جس کے سر پر سے عذاب ٹل گیا تو اس پر خدا نے بڑا ہی رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہے۔ اور اے بندے اگر اللہ تجھکو کسی قسم کی تکلیف پہونچاے تو اسکی ذات کے سوا کوئی اس تکلیف کو دور کرنے والا نہین اور اگر تجھکو کسی قسم کا فایدہ پہونچاے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہی اپنے بندون پر ضابط ہے اور وہی حکمت والا اور باخبر ہے

ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ زمین وآسمان پیدا کرنے والے اور اُن مین جو مخلوق مین اُن کو روزی دینے والے کو چھوڑ کر کون شخص ایسون کو اپنا کارساز بنائیگا جنکو ان امور مین کوئی دخل نہو اور نہ اختیار بلکہ وہ بہی اُسی کے محتاج ہون۔ انبیاء علیہم السلام سے تو فعل قبیح سرزد ہو ہی نہین سکتا کیونکہ اللہ کی طرف سے اُن کو ایمان لانے کا حکم اور مشرکین مین

نہ داخل ہونے کی تاکید کی جاتی ہے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بیان کر دینے کا حکم ہوا ہے کہ اللہ کے فرمان سے مین اسپر ایمان لایا ہون اور اسکی نافرمانی مین مجھکو قیامت کے عذاب کا ڈر ہے جس سے بچنا مجھکو بہت ضرور ہے کیونکہ وہ ایک ایسا سخت عذاب ہے کہ اُسدن اس عذاب کا کسی پر سے ٹل جانا ہی بڑی کامیابی ہے۔ اسکے سوا دنیا مین بہی کسی بندہ کو اللہ تکلیف پہونچائے تو اُسکو دفع کرنے والا جب اسکے سوا کوئی نہو اور اپنے بندون کو فائدہ پہونچانے کی بہی وہی قدرت رکہتا ہو اور جبکہ ہر طرح سے ہم اسکے قبضہ مین ہین اور وہ حکمت والا اور ہمارے حال سے باخبر بہی ہے تو ایسی حالت مین اسکے سوا کون عبادت کا مستحق ہو سکتا ہے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہی مثل حضرت نوح اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے یہ صاف صاف کہدینے کا حکم ہوا کہ نبوت اور پیغمبری کی وجہ سے آدمی کچھہ اللہ کے ملک اور خزانون کا مالک نہین ہوجاتا ہے اور نہ اُسکو غیب کی باتون کا علم حاصل ہوجاتا ہے اور نہ وہ فرشتہ بن جاتا ہے جو دنیا کی حاجتون سے بری ہوجائے بلکہ اسکی طرف اللہ کے احکام وحی کے ذریعہ سے آتے ہین اور اسکا کام ان احکام کو اپنے ابنائے جنس کی طرف پہونچا دینا ہے پس اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جسکو آنکہہ ہون اور وہ سیدہے رستہ کو دیکھہ رہا ہے تو ممکن نہین کہ ایسا شخص اندہون کے پیچھے ہوکر کسی بادیہ یا غار مین جا گرے بلکہ وہ آنکہون کے اندہون کو سمجہا بوجہا کر اپنے ساتھہ کر لیگا لیکن جو لوگ دل کے اندہے ہوتے ہین اُنپر تو اسکو قابو حاصل ہو نہین سکتا چنانچہ سورۂ انعام کے ایک مقام مین

ارشاد ہوا ہے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کی سرکار کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس اسی حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو کہ آیا اندہا اور سونکھا دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا تم اتنی بات بہی نہیں سوچتے۔

مشرکین اللہ کے سوا جنکی پرستش کیا کرتے تہے انکا بے اختیار محض ہونا ثابت کرنیکے لیے سورۂ فاطر میں اسطرح ارشاد ہوا ہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَ لَىِٕنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ تمہیں اپنے شریکوں کے حال کی بہی کچہہ خبر ہے جن کو تم خدا کے سوا پڑے بلایا کرتے ہو۔ ذرا ایک نظر مجہکو بہی دکہاؤ انہوں نے کونسی زمین بنائی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں انکا کچہہ ساجہا ہے یا ہم نے ان مشرکوں کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اسکی سند رکہتے ہیں۔ انمیں سے کوئی سی بات بہی نہیں بلکہ یہ ظالم جو ایک دوسرے سے

وعدے کرتے ہین بس نرے دہوکے کی ٹٹیان ہین - بے شک اللہ آسمانون کو اور نیز
زمین کو تہامے ہوئے ہے کہ کہین اپنی جگہہ سے ٹل نہ جائین اور بالفرض ٹل جائین تو پھر
اسکے سوا کوئی بھی ایسا نہین جو ان کو تہام سکے - بیشک اللہ بڑا تحمل والا اور بندونکے
گناہون کو بخشنے والا ہے -

مولانا نذیر احمد صاحب نے اِس مقام مین یہ فایدہ تحریر فرمایا ہے "وعدون سے
مراد وہ اُمیدین ہین جو نجات اور شفاعت اور تقرب اور دنیادی کامیابیون کی نسبت مشرکین
ایک دوسرے کو دلایا کرتے ہین مگر واقع مین یہ سب شیطانی دہوکے ہین اِس واسطے کہ
جن کو شریک خدای ٹھرایا جاتا ہے وہ بے اختیار محض ہین"

جو مشرک انبیا علیہم السلام یا فرشتون کو شریک خدای بناتے تھے انکی تردید سورہ بنی اسرائیل
کے ایک مقام مین اسطرح کیگئی - قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ
كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ○ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ
إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ
عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ○ **ترجمہ** - اے پیغمبر ان لوگون سے
کہو کہ خدا کے سوا جن معبودون کو تم شریک خدای سمجھتے ہو حاجت پڑے پر انکو بلا دیکھو
یہ تمہارے معبود نہ تو تم سے تکلیف کو دور کر سکین گے اور نہ اسکو بدل سکین گے - یہ
لوگ جنکو مشرکین حاجت روا سمجھہ کر بلاتے ہین اِن مین سے جو دوسرون کی نسبت زیادہ
مقرب ہین وہ بھی اپنے پروردگار کی اور زیادہ قربت حاصل کرنیکے ذریعے تلاش کرتے رہتے ہین

اور اُسکی رحمت کی اُمید رکھتے اور اُسکے عذاب سے ڈرتے رہتے ہین اور واقع مین تم

پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز بھی ہے۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے اِس مقام مین یہ فایدہ تحریر فرمایا ہے "یہ اِن لوگ

مذکور ہے جو پیغمبرون یا بزرگون یا جنات یا فرشتون کو کسیطرح پر شریک خدائی بنا تے

قایل کرنیکو خدا نے فرمایا کہ جن کو تم معبود قرار دیتے ہو یہ خود اپنے لیے خدا کی رضا

فکر مین پڑے اور اطاعت اور فرمانبرداری کے ذریعے ڈہونڈہتے رہتے ہین تو ا

مین ان کو معبود بننے کی صلاحیت ہی نہین "

قرآن شریف کے اکثر مقامات مین منکرین کو قایل کرنیکے لیے آنحضرت علیہ

والسلام کو انپر ایسے سوالات کرنیکی تعلیم کیگئی ہے کہ اُنسے کوئی جواب نہ بن پڑے

اور عناد کو چھوڑ دین تو حق کے قبول کرنے مین کوئی عذر نہ ہو۔ چنانچہ سورۂ مومنون

مقام مین ارشاد ہوا ہے۔ قُل لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّ

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُ

بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْ

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰ

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا

وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ عٰلِمِ الْغَ

وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ **ترجمہ** - اے پیغمبر ان لوگون سے پوچھو کہ
اگر تم کو دعوے علم ہو تو بھلا اتنی بات تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اسمین ہے یہ تمام کارخانہ
کس کا ہے وہ فوراً یہی جواب دینگے کہ اللہ کا۔ ان سے کہو کہ پھر تم کیون نہین غور کرتے
اے پیغمبر ان سے پوچھو کہ سات آسمانون کا مالک کون ہے اور نیز عرش عالیشان کا
مالک کون ہے۔ وہ فوراً یہی جواب دینگے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اب تم ان سے کہو کہ کیا پھر تمکو اس سے ڈر نہین
لگتا اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر تمکو دعوی علم ہو تو بھلا اتنی بات تو بتاؤ کہ کون ایسا قادر مطلق ہے جسکے ہاتھ
مین ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اسکے مقابلہ مین کوئی کسیکو پناہ نہین دیسکتا
وہ فوراً یہی جواب دینگے کہ یہ سب صفتین تو اللہ ہی کی ہین اب ان سے کہو کہ پھر تم کیسے
دیوانے ہو جاتے ہو۔ حق یہ ہے کہ سچی سچی بات ہم نے اُن کو پہنچا دی ہے اور یہ بیشک
جھوٹے ہین۔ نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اسکے ساتھ کوئی اور خدا ہے ورنہ ہر ایک
خدا اپنی مخلوقات کو الگ لیے لیے پھرتا اور آپسمین لڑتے اور آخر کار ایک دوسرے پر غالب
آجاتا۔ جیسی جیسی باتین یہ لوگ اللہ کی نسبت بیان کرتے ہین اللہ کی ذات ان سے پاک
ہے۔ وہ غایب اور حاضر سبکو جانتا ہے اور وہ لوگون کے شرک سے بری اور بالاتر ہے
ان آیات سے ظاہر ہے کہ مشرکین عرب بھی اللہ کو مانتے تھے اور اُسکو زمین و آسمان
کا مالک اور ہر چیز پر اختیار رکھنے والا سمجھتے تھے لیکن اسکے ساتھ ہی اورون کی بھی پرستش
کرتے تھے جسکی وجہ سے ان پر عتاب کیا گیا اور ان کو قایل معقول کرنیکے لیے یہ پوچھا گیا کہ
جب تم زمین و آسمان اور انمین جو مخلوقات ہین ان سب کا مالک اللہ ہی کو سمجھتے ہو اور ہر چیز

کا اختیار اسکے ہاتھہ مین ہے کتنی ہوا و اسکو ہر ایک آفت مین پناہ دینے والا خیال کرتے ہو اور کسی ایسے کو نہین بتلاتے ہو جو اسکے مقابلہ مین پناہ دیسکے تو پہر تم ان باتون کو غیرونکی پرستش کے وقت سوچتے کیون نہین اور اللہ سے ڈرکر شرک سے باز کیون نہین آتے آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ یہ سب ان لوگون کی محض افترا پردازیان ہین ہم نے سچی بات بتا دی ہے کہ نہ تو اللہ کا کوئی بیٹا ہے اور نہ اُسکے ساتھہ کوئی خدا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک خدا اپنی مخلوقات کا مالک ہوتا اور آپسمین لڑائی ٹھن جاتی جس کا نتیجہ ایک کو دوسرے پر غلبہ ہوتا۔ چونکہ دنیا کا انتظام برابر چل رہا ہے اور سوا ے ایک خدا کے اسمین کسی کو دخل نہین ہے پس اسی سے ثابت ہے کہ اللہ کی ذات کی نسبت مشرک جو کچہہ باتین بناتے ہین سب جہوٹ ہین اور وہ اِنسے بری اور بالاتر ہے۔ تفسیر حقانی مین لکھا ہے کہ اللہ کے سوا اورون کو حاجت روا جانکر پکارنا اور اُنکی نذر و نیاز کرنی اُنکی پرستش ہے۔ عرب کے مشرکون کا عقیدہ یہان کے ہندؤن کا سا عقیدہ تہا جو یہ بہی کہتے ہین کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور بالاین سیکڑون معبود بہی بنا رکہے ہین اور اُن کو ذی قدرت خیال کرتے ہین۔ افسوس ہے کہ ہندوستان کے جاہل مسلمانون پر انکی صحبت کا اثر ہو گیا یہ اپنے بزرگون کے ساتھہ وہی معاملہ کرتے ہین جو ہندو اپنے بزرگون کے ساتھہ کرتے ہین۔ انتہا ملخصاً۔

اسی قسم کے دلایل کو سنکر مخالفین عاجز ہوتے جاتے تہے اور انمین سرکشی اور تمرد کا مادہ زیادہ ہوتا جاتا تہا اور اپنی ذلت اور شرمندگی کو دفع کرنیکی ہر روز ایک نئی تدبیر سوچا کرتے تہے جسکا جواب بہی انکو فوراً ہی ملجاتا تہا۔ چونکہ قرآن ہی کی وجہ سے انکی تمام برائیان ظاہر ہو رہی تہین

تو آخر انہون نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہا کہ ہمین یہ قرآن ضرور نہین کوئی دوسرا قرآن لے آؤ یا اسیکو بدلدو۔ اسکا جواب سورۂ یونس مین اسطرح دیا گیا ہے۔ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۙ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اے پیغمبر جب ہمارے کھلے کھلے احکام ان لوگون کو پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے ہین تو جن لوگون کو مرے پیچھے ہمارے پاس آنے کا ذرا سا بھی کھٹکا نہین وہ تم سے فرمایش کرتے ہین کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اسی مین رد و بدل کردو تو تم ان سے کہو کہ میرا تو ایسا مقدور نہین کہ اپنی طرف سے اسمین کسی قسم کا بھی رد و بدل کرون میری طرف جو وحی آتی ہے مین اسی پر چلتا ہون۔ اگر مین اپنے پروردگار کی نافرمانی کرون تو مجھے قیامت کے بڑے مشکل دن کے عذاب سے بہت ہی ڈر لگتا ہے۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر خدا چاہتا تو مین یہ قرآن تم کو پڑھ کر سناتا ہی نہین اور نہ خدا تم کو اس سے آگاہ کرتا۔ اس سے پہلے مین مدتون تم مین رہ چکا ہون اور مین نے کبھی وحی کا نام بھی نہین لیا۔ کیا تم اتنی بات بھی نہین سمجھتے

قرآن مجید مین جابجا اس بات کی بھی تفہیم کی گئی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نبوت کا دعویٰ فرمایا ہے وہ کوئی انوکھا امر نہین ہے کہ لوگ آپکی تصدیق نہ کرکے جھٹلانے کے درپے ہون کیونکہ آپ سے پہلے بھی بہت سے انبیا گزر چکے ہین۔ البتہ آپکی سچائی مین اسوقت

شبہہ واقع ہوتا جبکہ آپ کا دعوی بالکل نیا ہوتا یا آپ کوئی ایسی بات فرماتے جو پہلے انبیاء
نے نہین کہی تہی چنانچہ سورۂ احقاف مین ارشاد ہوا ہے قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ
وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ
ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ مین پیغمبرون مین کوئی انوکہا پیغمبر تو ہون نہین اور مین
نہین جانتا کہ آیندہ میرے ساتہہ کیا کیا جاے گا اور نہ یہ جانتا ہون کہ تمہارے ساتہہ کیا
کیا جائیگا۔ میری طرف جو وحی نازل ہوتی ہے مین تو صرف اُسی پر چلتا ہون اور مین صاف طور پر
ڈر سنا دینے والا ہون اور بس۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے یہان یہ فایدہ لکہا ہے۔ مراد یہ ہے کہ مین غیب نہین جانتا
کہ دنیا مین کسیکو کیا پیش آئے گا اور تفسیر حقانی مین لکہا ہے کہ دنیا مین جو حوادث پیش آنیوالے
ہین اُن کا علم مجہکو نہین ہے البتہ وحی کے ذریعے سے جو کچہہ معلوم ہوتا ہے اُسیکا مجہکو علم ہے
مین صرف وحی کا متبع اور ڈر سنانے والا ہون خدا نہین ہون نہ فرشتہ ہون جو میرے حوائج
بشریہ پر تم طعن کرتے ہو۔ انتہا ملخصاً

اِن صاف صاف دلیلون اور واضح بیانون کے ساتہہ جس خدای قدیر پر ایمان لانے اور
اُسکی عبادت مین کسیکو شریک نہ کرنیکے لیے کہا جاتا تہا اُسکی تعریف مین انسان ضعیف البنیان کا
قصور اور عجز ظاہر کر دینے اور نبوت کی حقیقت بہی سمجہا دینے کے لیے افضل البشر علیہ التحیۃ
والثنا کو سورۂ کہف مین اسطرح ارشاد ہوا ہے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ
قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ○ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

يُوحٰىٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ **ترجمہ**۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر میرے پروردگار کی باتون کے لکھنے کے لیے سمندر کا پانی سیاہی کی جگہ ہو تو قبل اسکے کہ میرے پروردگار کی باتین تمام ہون سمندر ختم جائے اگرچہ ہم ویساہی اور سمندر اسکی مدد کو لائین۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ مین بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہون مجھہ مین تم مین صرف اتنا فرق ہے کہ میرے پاس خدا کی طرف سے وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود وہی اکیلا ایک معبود ہے تو جس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور کسی کو اپنے پروردگار کی عبادت مین شریک نہ کرے۔

اب مین اپنے اس مختصر رسالہ کو ختم کرتا ہون۔ اللہ جل شانہ سے امید ہے کہ حق کی اشاعت مین مجھہ ضعیف و حقیر سے جو چھوٹی سی کوشش اُسکی توفیق سے ہوئی ہے اُسکو وہ اپنے فضل عمیم سے قبول فرماوے گا۔ افسوس ہے کہ علی العموم آجکل مسلمانون کو اللہ کی کتاب کی طرف توجہ نہین ہے۔ اگر یہ چھوٹا سا رسالہ شروع سے آخر تک بغور پڑہا جاوے تو یقین ہے کہ توحید کے متعلق اکثر مسلمانون کے جو غلط خیالات ہین اور جنکی وجہ سے مخالفین اسلام کو الزام دینے کا موقع ملتا ہے وہ بالکلیہ دور ہو جاوینگے۔ اگر اس رسالہ مین جو باتین لکھی گئی ہین وہ کسی کو ناگوار گزرین اور مجھکو برا بھلا کہا جائے تو اسکا اثر مجھہ پر نہین پڑے گا کیونکہ مین نے جو کچھہ لکھا ہے وہ قرآن مجید سے منقول ہے جس پر ہم مسلمانون کا ایمان ہے۔ اگر اللہ جل شانہ بجاے اس کے

4, Die Schwestern — مطبوعہ ۱۸۸۰ء

5, Der Kaiser — **قیصر روم**

مطبوعہ ۱۸۸۱ء۔ اس میں شہنشاہ ہڈرین کے دورہ مصر اور اس زمانہ کے مصری حالات و تمدن کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل روما کے حکومت کے زمانہ میں مصر کی حالت کیا تھی۔

6, Die Nilbraut — مطبوعہ ۱۸۸۷ء

7, Kleopatra — **کلیوپیٹرا**

مصر کی مشہور ملکہ کا حال ہے۔ مطبوعہ ۱۸۹۴ء

8, Die Frau Burgermeisterin — مطبوعہ ۱۸۸۲ء

9, Die Gred. — مطبوعہ ۱۸۸۷ء